صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 28 جون 2007ء بمطابق 12 جمادی الثانی 1428 ہجری صبح دس بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌO إِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ۔ صدق اللہ العظیم۔

ترجمہ: اور خدا ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کردے جب تک کہ ان کو وہ چیز نہ بتادے جس سے وہ پرہیز کریں۔ بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ خدا ہی ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگانی بخشتا ہے (وہی) موت دیتا ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔ و آخر دعوانا ان لحمداللہ رب العالمین۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی: محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ، ایم پی اے 25 جون سے تااختتام اجلاس، جناب اختر نواز خان صاحب، وزیر ٹرانسپورٹ آج اور کل کے لئے، جناب عبدالماجد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ یاسمین خالد صاحبہ، ایم پی اے آج اور کل کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں ایک چھٹی پچیس جون سے ہے، پچیس جون سے ابھی چھٹی Legalize ہوسکتی ہے؟

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! آپ نے کہا کہ پچیس جون سے تااختتام اجلاس، پچیس تو گزرا نہیں ہے، پرانی چھٹی اب ہم دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: اچھا، یہ تو آپ کو اختیار ہے۔ آپ نے منظوری دے دی اور پھر اس کے بعد، میں نے تو آپ سے پوچھا ہے، خود میں نے فیصلہ نہیں کیا ہے، مجھے یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ جناب قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر کہ آپ نے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی بجٹ پر ان کی خواہش ہے کہ میں کچھ اظہار خیال کروں۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2006-07 پر عمومی بحث

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ 2007-08 پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! آپ کے خوشگوار موڈ، نئے اسمبلی ہال میں معزز ممبران کا فرینڈلی ماحول اور خوشگوار موسم کو دیکھ کر میں اپنے تقریر کا آغاز اس شعر سے کرونگا:

؎ گلوں کی مانگ میں بھر دیں گے ہم لہو اپنا   خدا کرے یہ چمن پھولا پھلا رہے

جناب سپیکر، بجٹ سالانہ خرچ کا تخمینہ ہوتا ہے۔ بجٹ تیار کر کے اس کی اس معزز ایوان سے منظوری لی جاتی ہے جبکہ ضمنی بجٹ خرچ کرنے کے بعد اس کی منظوری مانگی جاتی ہے جس کا بادل ناخواستہ اسمبلی منظوری دے ہی دیتی ہے۔ جناب سپیکر، اگر قاعدے پر ہوتا تو گورنمنٹ بجٹ کے اندر رہ کر ہی اپنے معاملات نمٹاتی اور یہ جو Trend ہے ضمنی بجٹ کا، اس کو Discourage کیا جاتا۔ جناب سپیکر، حکومت کی جانب سے اتنی ٹیکسوں، جائیداد کا ٹیکس ہے، زرعی ٹیکس وغیرہ کے معافی پر اضافی خرچہ برداشت کرنے کا ذکر کیا گیا۔ کیا یہ چیزیں اگر حکومت کے پروگرام میں تھیں تو اس کو بجٹ میں Reflect نہیں کیا جا سکتا تھا؟ جناب سپیکر! اب انہی چیزوں کے لئے جیسے زلزلہ آ گیا لیکن اس کے ساتھ جیسے یہ کہتے ہیں کہ طوفانی بارشیں ہوتی ہیں، برفباری ہوتی ہے، اس میں لوگ مر جاتے ہیں جن کو یہ Compensation دیتے ہیں یا جس پر ان کا اضافی خرچہ آ جاتا ہے تو کیا اس کے لئے ہمارا Already ایک پورا ڈیپارٹمنٹ ریلیف کمشنر نہیں ہے جس کے لئے بجٹ میں فنڈ رکھا جاتا ہے؟ کیا وہ ناکافی تھا؟ جناب سپیکر، یہ اس کے بجٹ تقریر کے صفحہ 4 پر یہ بھی ذکر کیا گیا کہ وفاقی منصوبوں کے لئے مہیا کی گئی رقم 3.790 ملین تھی اور اس میں گورنمنٹ کو 1.866 ملین، بلین دینے پڑے، پہلی رقم بھی بلین تھی اور دوسری بھی بلین دینی پڑی۔ آیا وفاق سے مانگتے وقت انہوں نے جو Allocation مانگی ہے، وہ انہوں نے کم مانگی، آیا ان کا PC-1 کم تھا؟ آیا اس وقت یہ نہیں سمجھ سکے کہ ہمارے اخراجات کیا ہونگے؟ جبکہ، اگر وفاق سے جو چیز مانگی جائے تو وہ دو روپے کی بجائے ڈھائی روپے مانگنی چاہیئے تھی، اس پر پھر انہیں اتنے 1.866 بلین دینے پڑے۔ اگر یہ ان کا Share ہے تو وہ تو علیحدہ بات ہے، اگر یہ اس میں ڈیمانڈ انہوں نے نہیں کی تو پھر یہ قابل افسوس ہے۔ جناب سپیکر! یہ بھی ذکر کیا گیا کہ صوبائی ترقیاتی بجٹ کے تحت بڑے بڑے منصوبوں میں اضافی خرچ کرنا برداشت کرنا پڑا، اگر جناب سپیکر، ضمنی بجٹ ناگزیر ہی ہو گیا ہے تو اس میں وہ سکیمیں جو 2003 سے Reflect کی گئی تھیں اور جن کو کلومیٹر وائز Mention کیا گیا تھا لیکن اس کی Allocation جو تھی وہ کم تھی اور اس کے بعد جو پریمیم 2005 میں 87% گورنمنٹ نے Allow کیا تو اس پر اس کے کلومیٹر Meet up نہیں ہو سکے۔ آیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ سکیمیں بھی، ذرا اگر ضمنی بجٹ ناگزیر ہے تو اس میں، یعنی کہ جو اے ڈی پی سے نکال دیئے گئے ہیں انہیں بھی شامل کیا جائے تا کہ وہ جو عوام کی محرومی ہے وہ دور ہو سکے۔ جناب

سپیکر! اس میں انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ پولیس کے لئے، ان کے اسلحہ کے لئے، ان کے گاڑیوں کے لئے، ان کی نفری بھرتی کرنے کے لئے ہمارا اضافی خرچہ ہوا۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں جناب سپیکر، لیکن روز مرہ کے معمول کے مطابق آپ دیکھیں کہ ہمارا کانسٹیبل، اس کے پاس کیا اسلحہ ہے؟ ایک کلاشنکوف اور پھر اس کلاشنکوف میں اس نے ایک میگزین لگائی ہوتی ہے۔ آپ آج چانس سے اگر بازار میں نکلیں تو ذرا ایک نظر دیکھ لیں کہ کوئی کانسٹیبل ایسا نہیں ہے جس کے پاس صرف ایک میگزین اور اس کی Provision کتنی ہے؟ تیس گولیاں اور اس میں وہ تیس بھی نہیں رکھ سکتا کیونکہ اس کا سپرنگ بیٹھ جاتا ہے اس لئے اس نے بیس یا پچیس رکھی ہونگی اور اس کے بعد اس کا جو بیلٹ ہے اس کے ساتھ، بہت کم کسی ایک کے ساتھ ایک میگزین اور ہے۔ تو یہ لوگ، ان کو اسلحہ دینا یا نہ دینا برابر ہے، وہ تو ایک ڈنڈا ہے ان کے پاس کلاشنکوف کا، اگر اس سے وہ میگزین گرہی جاتی ہے دوڑ میں یا دھینگا مشتی میں تو اس کے پاس تو کچھ نہیں رہا۔ اس کے پاس کم از کم چار میگزین، جو ہمارے گارڈز جو ہمارے پرائیوٹ گارڈز ہیں، جیسے وہ ہمارے ساتھ علاقوں میں جاتے ہیں ان کے ساتھ ہوتا ہے، ان کے ساتھ اس طرح سے ہونا چاہیئے کیونکہ جناب سپیکر، یہ دہشت گرد عوام کے دشمن نہیں ہیں یہ تو اصل دشمن پولیس کے ہیں، جس نے ملک سعد جیسے آفیسر کی قیمتی جان لی، کتنے بڑے اچھے آفیسر تھے۔ اس کے بعد اور کتنے نوجوان، جنہیں انہوں نے شہید کیا تو انہیں تو ہر وقت Alert رہنا چاہیئے اور ہر وقت اپنے اوپر حملے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور یہ تو ایسے Easy لیا ہوا ہے انہوں نے کہ اس کی نفری بڑھا دینے سے یا انہیں اسلحہ دینے سے یا انہیں گاڑیاں مہیا کر دینے سے یہ مسئلہ تو حل نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کے بعد جناب سپیکر، بہت سارے ہمارے لوگ ہیں جو پولیس میں ہیں کیونکہ ساٹھ سال کی حد تک Allow ہیں گورنمنٹ میں، لیکن ایک پچیس سال کا نوجوان اور ایک پچپن سال کا اڈھیڑ عمر کا آدمی، یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ اس لئے بعض جگہ میں نے دیکھا ہے کہ کسی جگہ ان کو جب معمور کیا جاتا ہے تو وہاں ایسے Aged لوگ ہیں جو بے چارے دوڑ کا وہ کہہ رہے ہیں وہ تو چل بھی نہیں سکتے صحیح طریقے سے، ان کے ساتھ نوجوان اور جوان لوگ چھوڑنے چاہیئے اور ان کو کوئی نسبت رکھنی چاہیئے، ٹھیک ہے سینئر لوگ ساتھ رہیں لیکن ان کے ساتھ نوجوان اور جوان جو پولیس اہلکار ہیں کیونکہ ان میں Courage ہے، ان کو حملے کو Resist کرنے کی Courage ہے، وہ Offence کر سکیں گے، وہ ڈیفنس کر سکیں گے

تو اس کا تو مسئلہ یہ ہے جی کہ صرف ایک نفری بڑھا دینا اور اس کو صرف وہ دے دینا، ان کو اسلحہ دے دینا، گاڑیاں دینا یہ ناکافی ہے، میں اس کے حق میں ہوں کہ اس کو Substantiate کیا جائے، اس کو جتنا فنڈ چاہیئے دیا جائے لیکن ساتھ ساتھ یہ انہیں یہ بھی Educate کیا جائے اور ان کے دماغ میں یہ چیز ڈالی جائے کہ آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ آپ نے معاشرے کو تحفظ دینا ہے اور آپ نے پھر ان دشمنوں سے نپٹنا ہے جو کہ آپ کے ذاتی دشمن ہیں۔ جناب سپیکر! کل بھی میرے ایک معزز ممبر نے اس کی طرف توجہ دلائی تھی تو میں بھی آج آپ ریکویسٹ کرونگا اس ہاؤس کی وساطت سے، اپنی پارٹی کی وساطت سے، کہ بابائے قوم جن کا ہم سب پر بہت بڑا احسان ہے اس ملک کے لئے تو اس کی یہ تصویر بہت ہی ناکافی ہے اور بہت ہی عجیب سی لگ رہی ہے، Kindly اسے Full size میں یہاں لگائی جائے کیونکہ آپ کا ہال اتنا بڑا ہے اور اس میں، آپ کے دفتر میں بھی اس سے بڑی تصویر لگی ہوئی ہے تو میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ حضرات کی خواہشات کے مطابق اس ہستی کی شایان شان تصویر یہاں پر ان شاء اللہ آئندہ اجلاس میں آویزاں ہو گی۔ Honorable Minister for Finance, for winding up speech۔ جی جناب شاہ راز خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب، یہ جو ضمنی بجٹ کے بارے یہاں پر ہمارے مختلف بھائیوں کی طرف سے جو Observation آئی تھی، میں چاہتا ہوں کہ پہلے میں اس کو Clear کرا دوں اور اس کے بعد پھر ایک دو باتیں کر کے ان شاء اللہ اپنی بات ختم کرنے کی کوشش کرونگا۔ جناب یہ جو، سب سے پہلے میں شہزادہ محمد گستاسپ خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت اہم اور ضروری امر کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے جی کہ آج صبح ہماری میٹنگ ہوئی، اس میں زلزلے کے متاثر علاقوں کے لئے جو صوبائی محاصل نہ لینے کی بات تھی تو میں Ensure کراتا ہوں کہ ان شاء اللہ اس میں جن جن ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے ابھی تک وہ Notification نہیں ہوا تو وہ ان شاء اللہ آج ہم

کریں گے۔ باقی جو ہوٹل ٹیکس تھا، پراپرٹی ٹیکس یاMotor vehicle taxیافارسٹ کے بارے میں جو وہ چیزیں تھیں اوراس کے بارے میں تو مطلب یہ ہے کہ ہم نے کہا ہے ڈیپارٹمنٹس کو کہ چونکہ اسمبلی کاقرارداداس پر آیا ہے اورUnanimousقرارداد ہے، حکومتBoundہے اس لحاظ سے کہ وہ کوئی ایسا ٹیکس جو Affected areas ہیں، وہاں کے لوگوں سے نہ لیں تو اس میں ان شاء اللہ العزیز معاملہ نمٹائیں گے اوراس میں جو بھی کمی رہی ہے وہ انشاءاللہ ہم پوری کریں گے۔ باقی جی، اسراراللہ خان گنڈاپور کی طرف سے جو بات آئی تھی کہ بجٹ میں چونکہ وہ جوFigures دئے گئے تھے وہMatchنہیں کر رہے تھے تو اس میں ایک ٹیکنکل چیز آئی تھی کہ یہ جوCurrent capitalاخراجات کی تفصیل جو رکھی گئی تھی، اس میں یہ تھا کہ 4.227569 ، یہFigureتھا تو ہم نے اعشاریے کے بعد جو دوFiguresتھے ان کو تو لئے تھے لیکن جو چارFiguresتھے ان کو چھوڑا گیا تھا۔ اسی طرح جو دوسرا نظرثانی شدہ رقم تھی اس میں 7.524025، اس میں بھی اعشاریے کے بعد جو دو Figures تھے ان کو تو لیا گیا اور وہ جو باقی چار Figuresتھے ان کو چھوڑا گیا لیکن یہ صرف تقریر میں مطلب یہ ہے کہ Figures، وہ جو لمباFigure آجاتا تھا اس کو ہم نے ذرا کم کرنے کے لئے کہ اتنا لمباFigureبتانے کی بجائے ایک دوFiguresہم پڑھ لیں، باقی وہ جو، اس کو جمع کر کے جو حساب آنا تھا تو ظاہر ہے وہ تو ایک ایک اس کی بات تھی، اس وجہ سے وہ بیان کرنا اور وہ جو پورا تفصیل تھا اس میں فرق آرہا تھا تو یہ اس کی پوری پوزیشن تھی۔ باقی وہ جو کہا گیا کہ Excess budgetکیوں نہیں دیا جارہا تھا کہ آپ لوگ ضمنی بجٹ پیش کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ Excess budgetتو تب ہو کہ جب فنانس، جو ہمارا پی اے سی ہے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور وہ پھر اس کو دیکھے، سال کے اختتام پہ کہ ہم نے کوئی زیادہ خرچ کیا ہو اور وہ اس کو Identify کرے، وہ پھر اسمبلی سےVetہو کہ یہ زیادہ خرچ ہے۔ باقی ہم نے جو خرچ کیا ہے، وہ ہم نے اس میں ڈالا تھا، اپنے سپلمنٹری بجٹ میں تو اس لئے ہم نے اس کوExcessمیںShowنہیں کیا اور وہ ضمنی بجٹ کا ایک حصہ آیا۔ باقی اس میں جوMiscellaneousکی بات آئی تھی، جناب بشیر احمد بلور صاحب کی طرف سے تو اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ان کی طرف سے جو تجویز آئی تھی کہ یہ بار کونسلوں کو، بار ایسوسیشنز کو یہ رقم دی جائے تو میں یہ وضاحت کروں جی کہ اس میں اپوزیشن کا، حکومت کا اور تمام جمہوریت پسند لوگوں کا

اس ملک کے اندر آج کل وکلاء کے ساتھ ہماری ایک، جو جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں، جو آئین کی بالادستی پر یقین رکھتے ہیں، ان کا ہمارے، وکیلوں کے ساتھ جو وہ جدوجہد کر رہے ہیں، وہ کالے کوٹ والی جدوجہد جنہوں نے عزت رکھی ہے پوری قوم کی، تو اس میں تو ہمارے جذبات اور احساسات وہی ہیں جو کہ ایک جمہوریت پسند (تالیاں) اور آئین اور قانون کی بالادست انسان کا ہونا چاہیئے۔ اس میں میں نے کل سی ایم صاحب سے بھی بات کی، ان کی طرف سے یہ خوشگوار بات میرے علم میں آئی کہ بیس لاکھ روپے کا انہوں نے، جو ہمارا صوبائی، پشاور کا جو بار ایسوسی ایشن ہے اس کے لئے انہوں نے اعلان کیا، اس طرح بونیر کے لئے بھی ہوا ہے جی، مردان کے لئے بھی ہوا، مانسہرہ کے لئے، مطلب جتنے بھی ہمارے بار ایسوسی ایشنز ہیں، اس حکومت کا یہ ایک، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کریڈٹ اس کو ہونا چاہیے کہ پہلے اتنا وہ پروموٹ نہیں کر رہے تھے اپنے بار ایسوسی ایشنز کو، اس کی جو ضروریات تھیں، اس کا جو خرچ اخراجات وغیرہ ہوتے تھے، ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے ایک Role تو Play کیا ہے اور ظاہر ہے کہ کوشش ہم کریں گے کہ اس سلسلے میں مزید ہم سے بھی جتنا ہو سکے ان کے ساتھ ہم تعاون کریں کیونکہ وہ آج کل ایک طرح کی ایک جنگ کی پوزیشن میں ہیں اور پوری سیاسی جماعتوں کی بوجھ وکلاء نے اپنے سر لیا ہے، ہم اس کو خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور ان کی شانہ بشانہ، ہماری خواہش یہ ہے کہ یہ جو مسئلہ آیا ہے چیف جسٹس آف پاکستان کا، یہ صحیح طریقے سے اپنے منطقی انجام کو پہنچ سکے۔ باقی یہاں پر بات ہوئی جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے زیادہ اخراجات اس لئے کئے کہ آپ نے پولیس کو زیادہ پیسے دیئے اور پولیس کی کارکردگی پہ بھی یہاں پر بات آئی، میں شکر ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا کہ جتنے بھی ہمارے حکومت کے ممبران ہیں اور اسی طرح اس ہاؤس کا یہ حسن ہے کہ اس میں جو اپوزیشن کے ممبران بھی ہیں۔ پہلے ہم سنا کرتے تھے کہ ممبران جو ہوتے ہیں وہ تھانیدار اور ایس ایچ او، اس طرح کے لوگوں کو اس لئے رکھتے ہیں کہ وہ ان سے اپنی، مطلب Illegal کام ان سے کراتے ہیں یا کوئی ایسی حرکتیں، کوئی ایسی چیزیں جو کہ ایک بدنما داغ ہوا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم نے پولیس کو پولیس ہی کے کام کے لئے ہم نے اس کو Bound کیا ہے اور ابھی تک یہ چار سال گزرنے کے باوجود الحمد للہ کوئی ایسی شکایت، ایسی کوئی چیز ہماری علم میں نہیں آئی کہ جو پولیس کے Integrity کو، پولیس کی عزت کو، پولیس کوئی کام کر رہا ہے اس

میں کوئی بڑی مداخلت ہو یا اس کی Miss use ہو، تو یہ تو حکومت کی طرف سے ہم نے Ensure کرایا ہے کہ کوئی بھی بدمعاش، کوئی بھی کارلفٹر، کوئی بھی ایسا انسان جو کہ قانون توڑتا ہے وہ پوری قوم کا مجرم ہے اور کوئی بھی، اپوزیشن کی طرف سے بھی اور حکومت کے اراکین کے طرف سے بھی، حکومت کے طرف سے بھی، ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ کوئی ایسی حرکت، کوئی ایسی چیز کہ جو پولیس کو روکے قانون کو نافذ کرنے کے لئے، ایسی کوئی حرکت الحمدللہ نہیں ہوئی۔ باقی یہ جو کہا گیا کہ بھئی لوگوں کو خطوط بھیجے جا رہے ہیں اور بشیر احمد بلور نے اخبار کے وہ بھی پیش کئے، تو میں سمجھتا ہوں جی کہ جو ایسے حالات ہوں تو مزید ان کو پیسے دینے چاہیئے، مزید ان کو Strengthen کرنا چاہیئے، مزید اس پر خرچ ہونا چاہیئے، مزید اس کی ضروریات کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ Strengthen ہو، تاکہ یہ مضبوط ہو اور کوئی ایسی چیز، کوئی ایسی حرکت جو کہ ہمارے امن امان کو خراب کرنے کی ہو، اس میں یہ رکاوٹ بنے اور اس میں یہ وسائل کی کمی کا بہانہ بنا کے یا وسائل کی کمی کا رونا روکے، وہ اپنے، جو فرائض منصبی ہے، اس سے وہ مطلب غافل نہ ہوں۔ جناب سپیکر! اس میں عبدالاکبر خان کی طرف سے یہ بات آئی تھی کہ یہ جو آپ Excess کر رہے ہیں، ضمنی بجٹ پیش کر رہے ہیں اور کچھ ڈیپارٹمنٹس کی طرح یہ تو ڈیویلپمنٹل کٹ لگے گا اور پراجیکٹس کی طرف سے پیسے چلے جائیں گے اور ان ان چیزوں کے لئے جو آپ نے Mention کی ہیں، تو میں یہ بتاتا چلوں جی کہ یہ بھی ایم ایم اے حکومت کی ایک کریڈٹ ہے کہ ہم نے منصوبوں کا قبرستان نہیں بنایا صوبے میں۔ عوام کے پیسے ہم نے عوام کو ریلف دینے کے لئے استعمال کئے۔ یہ جو ہوا کرتا تھا، جب ہم آئے 2001-2002 میں تو آپ کے جو Through forward liability ہوتی تھی، وہ ہوتی تھی 4.9، یعنی ایک پراجیکٹ آپ شروع کرتے تھے تو وہ پانچ سال تک چلتا تھا۔ اب ہم نے وہ جو Through forward liability ہے، وہ 1.7 تک ہم نیچے لے آئے اور اب آپ ایک پراجیکٹ شروع کریں گے تو وہ تقریباً پونے دو سال میں مکمل ہو جائے گا۔ یعنی یہ ایک طرح کی ہم بات بھی کرتے ہیں اور لوگ ہماری اس بات کو تسلیم بھی کرتے ہیں کہ یہ ہماری Financial management ہے، یہ ہماری بہتر حکومت کی کارکردگی ہے کہ ہم نے وہ چیز نہیں کی جو کہ ہم سے پہلے ہمارے بھائی اور جو دوسرے لوگ، دوسرے ساتھی کیا کرتے تھے کہ وہ پراجیکٹ کا ایک قبرستان بناتے تھے، ایک پراجیکٹ یہاں پر شروع کیا وہ ابھی

Plinth level تک پہنچا ہے لیکن اس کو چھوڑ دیا اور دوسرے پراجیکٹ کو انہوں نے پیسے شفٹ کرا دیئے، ابھی وہ پراجیکٹ Plinth level سے اوپر ہو گیا، وہ چھت لیول تک پہنچا نہیں ہے لیکن دوسرا پراجیکٹ شروع ہوا اور بہت سارے پراجیکٹ اس صوبے میں ایسے ہیں کہ جن پر اس قوم کی دولت خرچ ہوئی، اس قوم کے پیسے خرچ ہوئے لیکن اس کا فائدہ ہماری قوم کو اور ہمارے لوگوں کو نہیں پہنچ رہا، اس میں سکول بھی ہیں، اس میں ہسپتال بھی ہیں، اس میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں کہ جو کہ چاہیئے یہ تھا کہ اس کا فائدہ ہماری قوم کو پہنچ جاتا لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ فائدہ نہیں پہنچا، ابھی یہ ایم ایم اے حکومت نے اس چیز کو Ensure کرایا ہے اور یہ بھی میں On the floor of the House بات کر کے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اے ڈی پی، کہنے کو تو یہ آسان ہے کہ بھئی کچھ پراجیکٹس کو تو آپ نے زیادہ پیسے دیئے اور کچھ پراجیکٹس کو آپ نے Ignore کیا۔ ہماری طرف سے وہ پراجیکٹ شاید delay ہوا ہو، جس میں مرکزی حکومت کا Share involve ہو، کہ مرکزی حکومت کے Share ہونے کے ناطے شاید کچھ ایسے پراجیکٹس ہوں کہ جو ابھی تک شروع نہ ہوئے ہوں یا جن پر کام کار فتار سست ہو لیکن ہم الحمد للہ بہت کم، بلکہ بہت ہی کم ایسے پراجیکٹس ہونگے جو کہ ہم نے Reflect کئے ہیں اے ڈی پی میں اور اس پر کام شروع نہ ہو، اس کو پیسے Allocate نہ ہوں اور ہم نے یہ Ensure نہ کرایا ہو کہ وہ وہی 1.7% جو ہمارا Through forward liability ہے، اس کے اندر اس کا پورا، جو Completion کا وہ ہے، وہ Complete ہو جائے۔ باقی جناب سپیکر صاحب، یہاں پر صوبائی وسائل کی بات بھی ہوئی اور انور کمال خان صاحب نے بہت اچھی تجویز دی کہ یہ جو ایک سو دس ارب روپے کی بات ہے، اس پر اس اسمبلی کے ممبران کا، اپوزیشن کے جتنے بھی ہمارے دوست ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ان سب کا ایک Consensus کی ضرورت ہے اور اکھٹے اس کے لئے جدوجہد کی ضرورت ہے کہ ہمیں یہ پیسے ملیں۔ ہم پر یہ الزام تو لگایا جارہا ہے اور الزام لگانا تو بہت آسان بات ہوتی ہے کہ بھئی آپ وہ تین سو پچانوے ارب روپے کیوں نہیں مانگتے؟ جو کہ اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق ہمارا حق بنتا تھا اور آپ کو چاہیئے یہ تھا کہ آپ تین سو پچانوے ارب روپے اس ایوان میں لے آتے، اس صوبے میں لے آتے۔ جناب سپیکر! میں آپ کے ذریعے ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کہنے میں تو بہت آسان ہے لیکن آپ یقین کریں کہ اس کے لئے جو

محنت، جو مشقت اور جو ایک، هغه چې وائی چې نه ستړې کیدونکې جدوجهد، نه ستړې کیدونکې جدوجهد چه مونږ د دې دپاره کوم کړے دے چه مونږه د دې صوبې بچو له د دوئ حق راوړو۔ زه وایمه چې دا به په تاریخ کښې ان شاء الله العزیز د ایم ایم اے، د ملیانو او په دې وطن کښې د خدائے او د رسول د نوم اغستونکو د سر پټکے وی ان شاء الله دا به د هغوی د اوږې څادر وی

(تالیاں) دا به زمونږه د عزت علامت وی ان شاء الله په آئنده کښې، ځکه چه دغه پیسے، دا کومې چې تین سو پچانوې ئے ورته وئیل، چار سو پچانو کښې ئے ورته وئیل، د ربانی صاحب خبره چې په هوا کښې چې څومره مرغې دی دا زما دی او په سمندر کښې چې څومره مهیان دی دا زما دی نو دا داسې خبره نه ده جی، په دې طریقو باندې څوک حق نه شی اغستې په دې طریقو باندې ته خپل مخالف یا تاسره چې کوم مدمقابل دے، هغه ته نه شے قائل کولې۔ مونږه په ایک سو آٹھ، ایک سو دس ارب روپو باندې د ټریبونل ټاپه اولګوله۔ د دې نه د دنیا یو حقیقت پسند سړې انکار نه شی کولې چې چیف جسٹس آف پاکستان، ریټائرډ چیف جسٹس آف پاکستان اجمل میاں او د هغه سره دوه ممبران د صوبې او دوه ممبران د واپډې او هغوی یو کال د دې Hearingاو کړو ځکه چې مونږه کله د واپډے سره کیناستو جناب سپیکر صاحب، نو هغوی اووئیل چې تاسو باندې زمونږه پیسے کیږی، تاسو باندې Liability ده، تاسو به واپډے ته پیسې ورکوئ او چې کوم حساب کتاب مونږه اوکړلو، الحمد لله مونږه په دې کښې کامیاب شو چې هغه پیسے چې کومې ورکښې پیسې وې، کوم په کتاب کښې خو وې، په قیصه کښې خو وې، په خبره کښې خو به اؤریدې خو د هغې هیڅ قسمه Authenticated دغه هیڅا سره هم نه وو۔ نه زمونږه د صوبې سره، نه د واپډے سره او هسې یو خبره وه چې په هوا کښې چلیده، الحمدللّٰه هغې باندې مونږه مهر اولګولو، هغه مونږه یقینی کړه، هغه مونږه Ensureکړه او څوک چې هم په دې وطن کښې *(تالیاں)* او د انسانیت لږ هم رمق لری، د دې وجې نه مونږه وایو او مونږه د دې خبرې سره پوره اتفاق دے چې مونږ ته نه د Subvention ضرورت شته، مونږ ته نه Grant in aid ضرورت شته او مونږ ته نه د نورو په هغې PSDP کښې هم زمونږه سکیمونه بې شکه اچوئ خو زمونږه حق مونږ له

راکړئ، زمونږه پیسې مونږ له راکړئ۔ دا مونږه خیرات، ستاسو خو پنځه فیصده وسائل دی او تاسو خو پچانوے فیصد وسائل د مرکز نه اخلے۔ مرکز مونږ له وسائل نه راکوی جی، دا زمونږه وسائل دی چې مرکز اغستې دی، Devisable pool ته ئے ورواچوی او بیا ئے ځان نه مشر جوړ کړی وی چې دا زه په تا باندې تقسیموم۔

(قطع کلامی)

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر جناب، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر خزانہ: زما عرض دا دے جی چې په دې سلسله کښې، زه گزارش کومه جی که ورستو د دوئ خبره وی نو دوئ به بیا اوکړی۔

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر سر، میری گزارش یہ ہے۔

وزیر خزانہ: زما عرض دا دے۔

جناب مشتاق احمد غنی: کہ سسٹم موجود نہیں ہے اور ہمیں پشتو کی سمجھ نہیں آتی، اگر ساتھی اردو میں بات کریں تو ہم بھی سمجھ سکیں۔

جناب سپیکر: اردو میں بولیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے، بس یہی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: یہ تو میں نے پہلے آپ لوگوں سے استدعا کی تھی کہ -----

جناب مشتاق احمد غنی: سر، اردو سب دوستوں کو آتی ہے اس لئے ہماری گزارش ہے کہ اردو میں کریں تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں۔

جناب سپیکر: شاہ راز خان، اردو میں۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ ضروری نہیں ہے لیکن ہماری گزارش ہے۔ ہم صرف ریکویسٹ کر رہے ہیں تاکہ ہم سمجھ سکیں بس۔

جناب سپیکر: جی جی، شاہ راز خان۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! زما د پاره به مشکله دا وی چې زه به بیا اول اردو جوړومه او بیا به تقریر کومه نو لږ دوه کارونه به وی۔

جناب حسین احمد کانجو (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر صاحب! دا مشتاق غنی صاحب په پښتو پوهيږی خو چې د مرکز خبره راشی نو دوئ پرے بيا نه پوهيږی-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، شاہ راز خان۔

وزیر خزانہ: تو میری گزارش یہ ہے سپیکر صاحب، کہ یہ جو ایک سو دس ارب روپے جو اس صوبے کے بچوں کا، ہمارے خطے کا جو حق ہے، وہ اگر ہمیں ملے تو ان شاءاللہ العزیز نہ یہاں پر کوئی غریب رہے گا اور نہ یہاں پر دو دو سال اور تین تین سال سورے پل کے لئے انتظار کریں گے اور نہ بشیر بلور صاحب کے حلقے میں ڈگری کالج کی Deficiency ہوگی اور نہ کسی اور جگہ پر پینے کے پانی کا مسئلہ ہوگا اور ان شاءاللہ العزیز یہ جتنے بھی ہمارے مسئلے، مسائل ہیں اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر ہمارے پانی کی قیمت جو کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے Claim کیا ہے کہ یہ 73 ارب روپے ہے اور یہ ہمیں ملنا چاہیئے، یہ ہمارا حق ہے۔ ہم، یہ ڈیمانڈ اور یہ مطالبہ اب ہمیں Pursue کر رہا ہے جس کے بارے میں ابھی تک اس صوبائی حکومتوں، جتنے بھی صوبائی حکومتیں رہی ہیں انہوں نے اس چیز کو نہیں اٹھایا کہ ہمارے جو تمبا کو کے پیسے ہیں وہ اگر مرکز لے رہا ہے، یہ اس صوبے کا حق ہے اور یہ اس صوبے کو دیئے جائیں۔ آپ کے ورجینیا تمبا کو جو کہ پوری دنیا میں مشہور ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ نے صرف صوبہ سرحد پر احسان کیا ہے تو اس کا فائدہ صوبہ سرحد ہی کو ملنا چاہیئے اور ہم اپنا یہ حق مانگتے ہیں۔ ہم اپنے پانی کا حق مانگتے ہیں، ہم اپنے بجلی کا وہ حق مانگتے ہیں کہ یہ اگر ہمیں ملیں تو پھر ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ مرکز نے آپ کو اتنے پیسے دیئے اور یہ پراجیکٹ تو مرکز کی طرف سے ہو رہا ہے اور آپ کے اپنے پیسے تو اتنے ہیں اور آپ اپنا اتنا کیوں Reflect کر رہے ہیں تو ان چیزوں سے ان طعنوں سے ہمیں چھٹکارا بھی ملے گا، ہمیں عزت بھی ملے گی اور پورے صوبہ سرحد کے لوگوں کو عزت ملے گی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ جو یہاں پر این ایف سی ایوارڈ کی بات ہوئی۔ این ایف سی ایوارڈ کی طرف سے یہ بھی اس حکومت کا حسن ہے اور یہ Credit بھی، میں جانتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ یہ کریڈٹ بھی ایم ایم اے کو دے گا کہ یہاں پر جو حکومتیں بھی رہی جو کہ صرف اس بنیاد پر حکومتیں کیا کرتی تھی لیکن ان کو یہ توفیق اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا کہ وہ ایسا قرارداد اس اسمبلی سے منظور کرا دیں کہ آپ این ایف سی ایوارڈ

میں، Divisible pool میں آپ صوبے کے پیسے ڈالتے ہیں اور بعد میں ہم پر خرچ، آپ ہم پر احسان کر کے پیسے دیتے ہیں۔ آپ، جن جن صوبوں کے جتنے بھی ریونیو ہیں آپ ان صوبوں کو دے دیں اور پھر مرکز کو، جو مرکز کی ضرورت ہے وہ آپ آبادی کی بنیاد پر لے لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کریڈٹ بھی اس ایوان کو جاتا ہے، اس حکومت کو جاتا ہے اور ٹریژری کے جو بینچز ہیں، ان کی طرف سے کبھی بھی جو میں، میرا دعویٰ یہ ہے کہ کبھی بھی جن لوگوں کی حکومتیں اس بنیاد پر رہی کہ ہم صوبائی حقوق کی بات کرتے ہیں لیکن ان کی حکومتوں میں یہ مسئلہ اس طرح نہیں اٹھایا گیا، نہ ان کی طرف سے اس کو سپورٹ ملی۔ الحمدللہ یہ بات اس اسمبلی سے اور آپ کے سپیکر شپ میں اور ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں یہ تاریخ کا حصہ بن گیا کہ آپ ہمارے وسائل ہمیں دے دیں اور آپ کو جو ضرورت ہو تو آبادی کی بنیاد پر بے شک آپ اپنی ضرورت ہم سے لے لیں (تالیاں) جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ پانچ سال الحمدللہ پورے ہونے کو ہیں۔ میں نے اپنے Budget Speech میں بھی یہ بات کہی تھی کہ اس پر ہم کسی جرنیل کا شکریہ ادا نہیں کرتے۔ کسی بھی General کا ہم شکریہ، ہم جمہوری لوگ ہیں۔ ہم ووٹ کی تقدس پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں۔ جرنیلوں نے اس ملک میں جمہوریت نہیں چلنے دیا اور جرنیلوں ہی کی وجہ سے حکومتیں ٹوٹا ہوا کرتی تھی۔ وہ شب خون مارتے تھے، وہ ڈاکہ ڈالتے تھے، وہ چوری کرتے تھے کہ عوام کا وہ حق چھینے، تو میں چور کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے چوری نہیں کی؟ میں ڈاکوؤں کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے ڈاکہ نہیں ڈال؟ (تالیاں) میں بدمعاش کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے میرا گلا نہیں کاٹا؟ یہ اس صوبے کے عوام کا حق تھا، صوبے کے عوام کا حق اس کو اگر مل گیا، میں عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپنے رب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وآخرالدعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان، اسرار اللہ خان!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Thank you Sir۔ سر، اس میں منسٹر صاحب سے میں ایک Clarification چاہتا ہوں انہوں نے کہا کہ جونٹ ھائیڈل کے حوالے سے وہ Figures تھے، وہ کچھ کتابوں میں نہیں تھے محض ایک دکھاوا تھا۔ سر، یہی Figures سراج الحق صاحب نے 395 سے 600 تک

پہنچائے تھے۔ پھر سراج الحق صاحب یہ چار سر، جو کررہے تھے یہ دکھاوا تھا کیونکہ یہی Claim کررہے تھے ہمارے 395ارب اور کبھی وہ 595تک چلے گئے، تو مطلب یہ ہے کہ جو Figures ہمارے ہاؤس میں پیش ہوئے ہیں، وہ ساری Jugglery تھی، وہ دھوکہ تھااوراس کے ذمہ دار ہماری ایم ایم اے حکومت تھی۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! زه خبره اوکړم نو بیا۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: اس سے بھی بڑاآپ بتاسکتے ہیں، لیکن جو فیصلہ ہوااوہ 110ارب پر ہوااوراس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ راز خان، جی بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، صرف د ریکارډ درست کولو دپاره زه دا وایمه چې مونږ هر ځل، چې دا ددوئ حکومتونه وو او زمونږ وخت کښې حکومتونه وو نو زما، مونږ دا Reflection دے دپاره زیات کولو چې زمونږ Claim چې دے هغه په حکومت باندې وی، په دې وجه باندې دا داسې نه ده چې مونږ چاته دهوکه ورکوله، مونږ خپل هغه Claim هغوی باندې منلو خو بدقسمتی دا ده چې د دې فلور آف دی هاؤس، .It is on record چې مونږ دا وئیلی وو چې دا کمیټی مه جوړوئ، اے جی این قاضی لاندې مونږ به لګیا یو، ځنګه چې 1973 نه جی، دا مونږ ته آئین کښې ملاؤ شوے وو او 1990 پورې هیچا هم رانه کړو خو داسې حالات پیدا شول چې خدائے مهربانی اوکړه، زمونږ حکومت کښې مونږ شپږ اربه روپے راوستلې۔ په دې مونږه خپل Claim ساتو چې خدائے داسې بیا وخت راولی چې د مرکز دومره مونږ ته ضرورت پیدا شی چې مونږ خپل ټول Claim، پیسې ترے واخلو، په دې وجه چې دا زمونږ حق وو او پکار دا وو چې دوئ د شپږ اربه په ځائے پکښې 110اربه روپے خپلې ایخودے وے نو زمونږ Claim خو به پکښې پاتے شوے وو کنه۔

جناب وجیہہ الزمان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان خان۔

جناب وجیہہ الزمان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں جناب سپیکر، آنریبل منسٹر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ آپ کا مسئلہ بھی ہے اور ہم سب وہ لوگ جو پہاڑی علاقے میں رہتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب وجیہہ الزمان خان: آنریبل منسٹر کی توجہ میں مبذول کرانا چاہتا ہوں ایک اہم مسئلے کی طرف۔ ہمارے پہاڑی علاقوں میں جناب سپیکر جو گاڑیاں ہماری چلتی ہیں، اس پر انجن سی سی کے حساب سے ایکسائز اور ٹیکسیشن والے ٹیکس لگاتے ہیں جبکہ ہمارا علاقہ غریب علاقہ ہے، وہاں پر سڑکیں بھی نہیں ہوتی ہمارے پاس اور حکومت سے اتنا تعاون بھی نہیں ملتا اور وہاں لوگ پرانی گاڑیاں چلانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ دس دس سال، بیس بیس سال پرانی گاڑی میں مجبوراً بڑا انجن لگانا پڑتا ہے کیونکہ ان کو پہاڑ پر گاڑی چڑھانی ہوتی ہے تو اس کے اوپر آٹھ ہزار، سال کا میرے خیال میں ٹیکس لگتا ہے تو جناب سپیکر، اس پر کچھ تھوڑا سا نظر ثانی کی جائے اور اس پر، بجائے انجن سی سی کے اگر ماڈل پر کر دیں تو پرانی گاڑی رکھنے والا یا سفید پوش ہو گا یا غریب ہو گا، اس کی مشکلات کا تھوڑا سا آزالہ ہو جائے گا۔ Thank you۔

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر آبکاری و محصولات): محترم سپیکر صاحب، یو عرض زه دا کومه چې کومه خبره شاه راز خان اوکړه، مونږه، ہم اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے نٹ ھائیڈل پرافٹ پر ایک جنگ کی، ثالثی کمیشن کا فیصلہ اے جی این قاضی کے فارمولے کے مطابق کیا گیا۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب، میں صرف آپ سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ وجیہ الزمان نے جو ٹیکسیشن کے بارے میں،Vehicle کے بارے میں بات کی، صرف آپ اسی تک محدود رکھیں، میں آگے ایجنڈے پر جاتا ہوں، تقریر میں سننا نہیں چاہتا۔ بالکل، آپ ان کی۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: میں جناب سپیکر صاحب! Motor Vehicle Registration Actابھی نہیں بنایا گیا جناب سپیکر صاحب، یہ پہلے سے موجود ہیں، جناب وجیہہ الزمان صاحب ادھر منسٹر رہے ہیں، ان کی حکومت رہی ہے، اگر اس وقت یہ کراتے کوئیRelaxation،اب ان شاءاللہ ان کی تجویز آگئی ہے، ہم اس پر ان شاءاللہ سوچ لیں گے اور ان شاءاللہ اس پر عمل کریں گے۔

جناب شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر، یہ کوئی جواب نہیں ہے، جوRelevantسوال کیا جاتا ہے اس کا جواب دینا چاہیئے۔ اب منسٹر صاحب کو پچھلی باتیں کریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے، ممبر صاحب نے، آنریبل ممبر نے درخواست کی ہے کہ اگر آپ بہتر سمجھیں یا عوامی مفاد میں سمجھیں تو وہ لوگ جو دور دراز پہاڑوں میں رہتے ہیں اور تکلیف میں ہیں، انہیں اگر حکومت کوئی سہولت دینا چاہیں تو کوئی بری بات نہیں ہے، بجائے اس کے یہ Confrontationاور لوگوں کو چھیڑنے کی بات کرتے ہیں۔ میری یہ درخواست ہو گی کہ ماحول کو بہتر رکھا جائے اور ایسی باتوں کی اجازت نہ دی جائے، سر۔

وزیر آبکاری و محصولات: یہ تو اصل میں " الحق مر ولو کان در"، جو حق بات ہوتی ہے وہ ذرا کڑوی بھی لگتی ہے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

(قائد حزب اختلاف): سر یہ حق بات نہیں ہے۔ سر، یہ تو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر آبکاری و محصولات: شہزادہ صاحب، آپ مجھے فلور دے دیں نا۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ تجاویز دینا مشورے دینا، یہ ابھی تجویز آگئی ہے، ان شاء اللہ ابھی ہم ان پر سوچ لیں گے لیکن اپنے وقت کی کوئی Relaxation کی بات بھی کر لیں، سر۔

(قائد حزب اختلاف): نہیں، یہ بات نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں۔ آپ بیٹھیں ربانی صاحب۔ دیکھیں ان کی تجویز آگئی ہے تو اگر ان کی تجویز معقول معلوم ہوتی ہے، آپ اس کا جائزہ لے لیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ میٹینگ کر لیں، یہاں پر ہاؤس کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے، مطلب یہ ہے کہ اس میں آپ Deliberation کریں، تو اگر ممکن ہو، اس کے بارے میں اگر کچھ ریلیف مل سکتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ جی، میرے خیال میں اگر ہاؤس اجازت دیں تو ہم آگے Proceed کریں گے، کٹ موشنز میں۔

قاری محمد عبداللہ: سپیکر صاحب، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ سپیکر صاحب، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: قاری عبداللہ صاحب! آپ مجھے رول Quote کریں گے کہ یہ فلاں رول کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، فلاں آرٹیکل کی، ورنہ میں یہ بجٹ، میں ایجنڈے پر جا رہا ہوں۔

قاری محمد عبداللہ: سر، میرے حلقے کے متعلق ایک انتہائی اہم اور سنگین مسئلہ در پیش ہے۔

جناب سپیکر: ہم دن رکھیں گے بعد میں، اس کے لئے ہم دن رکھیں گے۔

قاری محمد عبداللہ: وہ چونکہ تصادم کا خطرہ ہے اس لئے میں صرف ریکارڈ پر لاؤں گا، اگر آپ پلیز مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو میں نے آپ کو بتا دیا کہ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

قاری محمد عبداللہ: سر، دو قبیلوں کے درمیان میں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بعد میں آپ کو اجازت دوں گا۔

قاری محمد عبداللہ: مسلح جنگ کا خطرہ ہے، جنگ کا خطرہ ہے۔ سر، مجھے ایک منٹ کے لئے آپ اجازت دے دیں۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2006-07 کے مطالبات زر پر بحث ورائے شماری

جناب سپیکر: میں دوں گا نا اجازت، میں دوں گا لیکن اس کے بعد، کل آپ کو اجازت دوں گا میں نا۔
Demand No.2, The Honourable Minister for Information NWFP, on behalf of Honourable Minister, Honourable Chief Minister NWFP, to please move his Demand No.2. Honourable Minister for Information NWFP, pleases.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): Thank you Mr.Speaker ۔میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ -/153,657000 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دیئے جائیں جو کہ 30 جون 2007 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.153,657,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of General Administration.Cut motions on demand No.2. Mr.Pir Muhammad Khan (Lapse). Mr. Ikramullah Shahid, (Lapse). Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA to please move cut motion on demand No.2.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، Withdrawn۔

جناب سپیکر: Withdrawn؟

جناب بشیر احمد بلور: جی۔

Mr.Speaker: Mr. Saeed Gul, MPA (Lapsed). Mr. Zar Gul Khan, MPA (Lapsed). Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA to please move his cut motion on demand No.2. Withdrawn?

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: I beg to move a cut motion of rupees fifty.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees only. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA to please move her cut motion on demand No.2. (Lapsed). Syed

Murid kazim Shah, MPA to please move his cut motion on demand No. 2.

Syed Murid Kazim Shah: Withdrawn.

Mr.Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA to please move his cut motion on demand No. 2.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری یہ ریکویسٹ ہے کہ آج ایجنڈے کے متعلق تو بحث تھی اور ابھی ہم کٹ موشنز پر آ گئے ہیں، بہر حال میں آپ کی کارروائی میں حائل نہیں ہونا چاہتا، میں سر، سارے Withdraw کرتا ہوں۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں نے Withdraw کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں نے کہا ہے سر، کہ چونکہ آج ایجنڈے کے متعلق تو بحث ہی تھی سر اور ابھی۔۔۔

جناب سپیکر: اور بحث تو ختم ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہاں، تو سر چونکہ ہم اپنے ساتھ کتابیں لیکر آئے نہیں ہے، ابھی اس پر ہم کیا بحث کریں گے؟ بہر حال میں کارروائی میں حائل نہیں ہونا چاہتا اور میں سارے Withdraw کرتا ہوں۔

Mr.Speaker: Mushtaq Ahmad Ghani Sahib, Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA to please move his cut motion on demand No.2.

(قائد حزب اختلاف): سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔ میں اپنا ٹائم جو ہے، مشتاق غنی کو دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ جی، اگر آپ بھی Withdraw کر لیں تو میرے خیال میں۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ گستاسپ صاحب نے بھی ٹائم مجھے دے دیا اور انفارمیشن منسٹر بھی کہتے ہیں کہ یرہ بولو کچھ۔ چلیں میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr.Speaker: Since all the cut motions have been withdrawn on demand No.2, therefore, the question before the House is that demand No.2 may be granted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr.Speaker: The "Ayes" have it, demand No.2 is granted. Demand No.3. The Honourable Minister for Finance, NWFP to please move his demand No.3. Honourable Minister for Finance, NWFP please.

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک سو نوے روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ تیس جون 2007 کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات و لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ صرف ایک سو نوے روپے ہیں، سر۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one hundred and ninety only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of Treasuries, Finance and Local Fund Audit. Cut motions on demand No.3. Mr. Pir Muhammad Khan (Lapsed). Mr. Ikramullah Shahid (Lapsed). Mr. Zar Gul Khan (Lapsed). Mr.Israrullah Khan, withdrawn. Shahzada Muhammad Gustasip Khan.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: I withdraw sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the cut motions have been withdrawn on demand No.3, therefore, the question before the House is that demand No. 3 may be granted . Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it, demand No.3 is granted. Demand No.4.The Honourable Minister for P&D, NWFP to please move his demand No.4. Minister for P&D, NWFP please.

جناب عنایت اللہ خان (وزیر صحت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو ایک سو روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2007 کو ختم ہونے والے سال کے دوران منصوبہ بندی و ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one hundred only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of P&D department. Cut motions on demand No.4. Mr. Pir Muhammad

Khan (Lapsed). Mr. Ikramullah Shahid, MPA (Lapsed). Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA has withdrawn his cut motion. Mr. Sikander Hayat Khan Sherpao, MPA (Lapsed). Mr. Attiq-ur-Rehman, MPA (Lapsed). Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA to please move his cut motion on demand No.4.

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف):</u> سر، چونکہ اے ڈی پی ہے نہیں تو اس پر بحث کرنا، میں سمجھتا ہوں سر، میں احتجاجاً سے Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr.Speaker:</u> Withdrawn. Since all the cut motions have been withdrawn on demand No.4, therefore, the question before the House is that demand No.4 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it, demand No.4 is granted.The Honourable Minister for Science & Information Technology, NWFP to please move his demand No.5. Honourable Minister for Science & Information Technology, NWFP please.

<u>جناب حسین احمد کانجو (وزیر سائنس و ٹیکنالوجی):</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ستر روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2007 کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

<u>Mr.Speaker:</u> The motion before the House is that a sum not exceeding rupees seventy only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June, 2007 in respect of Information Technology. Cut motions on demand No.5. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA (Lapsed). Mr. Ikramullah Shahid, MPA (Lapsed). Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA has withdrawn his cut motion. Since all the Honourable members have withdrawn their cut motions on demand No.5, therefore, the question before the House is that demand No.5 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it, demand No.5 is granted. Demand No.6. The Honourable Minister for Revenue, NWFP to please

move his demand No.6. On behalf of Honourable Minister for Revenue, Minister for Information, please.

وزیر اطلاعات: شکریہ مسٹر سپیکر، میں وزیر مال کی طرف سے تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ سات سو بائیس ملین ایک سو اٹھارہ ہزار سات سو روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2007 کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ شکریہ سر۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees seven hundred twenty two million, one hundred eighteen thousand, seven hundred only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of Revenue. Cut motions on demand No.6. Mr.Pir Muhammad Khan, MPA (Lapsed). Mr. Ikramullah Shahid, MPA (Lapsed). Dr.Muhammad Saleem, MPA to please move his cut motion on demand No.6.

Dr.Muhammad Saleem: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr Zar Gul Khan, MPA to please move his cut motion on demand No.6 (Lapsed). Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA to please move his cut motion on demand No.6. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please.

جناب بشیر احمد بلور: زه د سلو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Saeed Gul, MPA to please move his cut motion on demand No.6.

Mr. Saeed Gul: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA to please move his cut motion on demand No.6 (Lapsed). Syed Murid Kazim Shah, MPA to please move his cut motion on demand No.6.

سید مرید کاظم شاہ: Withdrawn جی، منسٹر آیا نہیں ہے، کون جواب دے گا، جی۔ صحیح جواب نہیں۔۔۔

Mr.Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA has withdrawn his cut motion, Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA to please move his cut motion on demand No.6.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Withdrawn.

Mr.Speaker: Withdrawn. Bashir Ahmad Bilour sahib.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، تاسو که دا ډیمانډ اوګورئ نو دا 72کروړ 21لاکھ 18هزار 700روپے ضمنی بجټ کښې ډیمانډ شوے دے، نو دا دومره زیاتې پیسې، دا خو مطلب دا دے چې بالکل د دې Accountabilityچې دے، دا خو پکار ده چې دا کوم ډیپارټمنټ دے، د دې نه تپوس اوکړے شي او د خزانې ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړے شي چې دے بجټ کښې تاسو دومره پیسې ولې داسې غلط، یو خو پکار داده چې یره چرته One million ، چرته لس لکھه، شل لکھه، دیرش لکھه، دا د کروړونو روپو ضمنی بجټ پیش کیږی۔ افسوس کوؤ، یو د دوئ کارکردګی هم داسې ده، د ډیپارټمنټ چې دوئ خپل هغه ټیکسونه چې لګیدلے دی، هغه هم نه شي پوره کولې نوبیا دا بائیس کروړ، زه خو خدائے شته، دا تاسو لږ اوګورئ چې دیکښې د دومره کروړه روپو ضمنی بجټ، 72کروړ 21لاکھ 18هزار 7سوضمنی بجټ، نو دا چرته زما خیال دے، ماسره خو اوس کتابونه نشته څنګه چې ګنډاپور صاحب اووئیل، چې زه تاسو ته Detailاوښایم چې دا پیسې ولې دومره زیاتې دی؟ آخر د دې Originalڅومره پیسې وے چې دا 72کروړ دیکښې دوئ غواړی؟ نو لږ دا د Explainکړی منسټر صاحب، بیا به مونږ د Explanationنه پس ګورو، که Satisfyشو نو Withdrawبه کړو ګنی دے باندې به مونږ ووټ اوکړو۔

جناب سپیکر: آصف اقبال داودزئی صاحب!

وزیر اطلاعات: شکریہ مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر سر، جہاں تک ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے تو صوبے کے اندر جتنی بھی قدرتی آفات آتی ہیں پھر اسمیں ریلیف کا جتنا بھی Matterہے، وہ اس ڈیپارٹمنٹ سے Relatedہے اور جو ہمارے صوبے میں، ایک تو ہمارے جو Earth quake affected areasہیں، ان کی Compensationکی مد میں Extra پیسے ہیں، وہ چارج ہیں اور دوسرا صوبے میں جو بارشیں ہوتی ہیں یا Floodsآتی ہیں، اس سلسلے میں Compensationکی مد میں Extra cassationجو ہے وہی ہے، تو یہ سارے پیسے جو ہیں اور کچھ جو، جتنے بھی ملازمین ہیں ان کی تنخواہوں میں جو اضافہ ہے، وہ اس میں Showکیا گیا ہے تو یہ سارے ملا کر سر، ایک Excessجو ہے اس کے لئے ہم نے ڈیمانڈ کی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، دا د زلزلې خبره ده، زلزله خو دوه کاله مخکښې راغلې وه نو پکار دا وو چې دوئ په پهلا کال کښې، 2006-07 بجټ کښې دا پیسے به ئے ایخودې وے کنه، دا ولې دے ضمنی کښې ئے دومره پیسے واچولے؟ مونږ خو جی، د دوئ د دې Explanation نه Satisfy نه یو، جی۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، د دوئ خبره ټهیک ده سر، چې 2005 کښې زلزله راغلې وه خو تاسو ته به نه وی، پریس کښې هم بار بار راغلې دی چې بعضې علاقو نه بعضې اوقات شکایات راتلل، د هغې بیا Re-verification, Re-survey، هغې نه پس چې کوم Justified cases وو، بیا د هغې د پاره فنډ Allocation، نو دا هغه کیسونه چې کوم دے نومخې ته به راتلل کوم چې Justified وو، د Re-survey نه پس، هغې د پاره چې کوم Compensation دے، هغه دے مد کښې بیا Show شوے دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں بشیر خان نے بڑا Important point اٹھایا ہے، 72 کروڑ روپے کی Detail اگر منسٹر صاحب کے پاس ہے تو ہمیں بتادیں کہ 72 کروڑ روپے کدھر کدھر خرچ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: آصف اقبال داودزئی صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: 72 کروڑ روپے ضمنی بجٹ میں خرچ ہوئے ہیں، یہ ذرا ہمیں اس کا جواب دیں۔

وزیر اطلاعات: سر، میں نے اس طرح عرض کیا کہ جو ریلیف کا محکمہ ہے وہ بھی اس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلک ہے اور صوبے کے اندر Flood آئی ہیں، یہاں پر Rain fall ہوئی ہیں، ان میں Damages ہوئی ہیں، Property damages, Life losses ہوئی ہیں، ان سب کی Compensation جو ہے، اس پر خرچ آیا ہے۔

جناب سپیکر: تو Break up آپ کے پاس، مطلب ہے کہ یہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ سیاسی جواب ہمیں نہ دیں، ہمیں Detail بتادیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جگہ بتادیں کہ۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، جگہ بتادیں کہ 72 کروڑ روپے کدھر خرچ کر دیئے؟

وزیر اطلاعات: سر، جو Detail ہے، وہ میں سامنے رکھ رہا ہوں کہ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اور ساتھ یہ جو Relief measures ہیں اس میں، تو یہ جو ہے اس مد Extra خرچ ہوئے ہیں، جو کہ ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں، یہاں پر ایوان سے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر، یہ تو مطلب ہے، ایسے ہی Without checkingاور Without seeing anythingایک جواب دے دیں، یہ ٹھیک طرح سے Prepared بھی نہیں ہیں اور جو انہوں نے کہا ہے کہ تنخواہوں میں اضافہ یا اس چیز میں، That is not------

جناب سپیکر: شہزادہ صاحب، آپ نے تو اپنا کٹ موشن Withdraw کیا ہے۔

(قائد حزب اختلاف): نہیں، میں نے تو اس لئے Withdraw کیا ہے-----

(مداخلت)

جناب بشیر احمد بلور: سر، یہ پراپرٹی آف دی ہاؤس ہے، میں بول رہا ہوں تو ان کو حق حاصل ہے کہ وہ بولیں۔

(قائد حزب اختلاف): سر، یہ انہوں نے جو ہاؤس میں ابھی کہا ہے کہ تنخواہوں میں اضافہ، اگر اضافہ نہ نکلا تو پھر یہ کیا کریں گے ؟72 کروڑ کا اضافہ ہو نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: اچھا، آصف اقبال داودزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: سر، جس طرح میں عرض کر رہا ہوں بار بار کہ جو Earth quake affected areas ہیں وہاں پر Relief کے سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ کو مختلف کاموں کے لئے Relief works کے لئے Personnel کی بھی ضرورت ہے، لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اس سلسلے میں Expenditure جو ہے، اس میں زیادہ آیا ہے----

جناب عبدالاکبر خان: کونسا کام؟

وزیر اطلاعات: بہر حال، Sir put it to the House ۔

جناب عبدالاکبر خان: Put کرنے کی بات نہیں ہے۔ یہ معزز ایوان ہے، آپ چیئر کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں 72 کروڑ روپے، یہ Excess یا سپلیمنٹری بجٹ دو چیزیں ہو سکتی ہیں لیکن یہ تو ہے Excess budget۔ یہ Excess ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ 72 کروڑ روپے ہمارے زیادہ لگے ہیں، زیادہ لگے ہیں تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ 72 کروڑ روپے جو زیادہ لگے ہیں، وہ کس کس چیز پر لگے ہیں؟ تنخواہوں میں لگے ہیں تو وہ بھی بتادیں، ریلیف میں لگے ہیں تو وہ بھی بتادیں۔ ان کے پاس Definitely detail تو ہوگا کیونکہ ڈیپارٹمنٹ جب 72 کروڑ روپے ڈیمانڈ کر رہے ہیں تو Detail definitely ان کے پاس ہوگا۔

وزیر اطلاعات: سر، یہ بجٹ بک میرے خیال میں تمام جتنے بھی معزز ممبرانوں کو پیش کی گئی ہے، اس میں تمام ڈیٹیل موجود ہے، وہ خود دیکھ سکتے ہیں۔ بہر حال I would request to put it to the vote Sir.۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، دوئ د اووائی کنه، دا دوئ سره چې پروت وو نو دوئ دے ډیمانډ کښې د خپل تفصیل اوبنائی کنه هاؤس ته، دا ټول خلق به پوهه شي۔ پریس به هم اوګوری، ټول به اوګوری چې یره دیکښې کومې پیسې دوئ خرچ کړی دی۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! Compensation خو تر اوسه پورې لا بونیر کښې هم نه دے ورکړے شوے، پچیس هزار روپئ ورکړے شوی دی، نور Compensation خو لا پاتې دے د خلقو جی، Compensation خو ئے چرته ورکړے نه دے نو دا ډیمانډ دومره ګران څنګه شو جی؟ Compensation خو صرف پچیس هزار روپئ ورکړے شوے دے، نور لا ورکړے شوے هم نه دے نو چې دا به څومره سیوا کیږی؟

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زه یو خبره کوم خیر دے۔ سپیکر صاحب! محترم سپیکر صاحب، زه په دې باندې یو خبره کول غواړم جی۔ سپیکر صاحب!۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: کیا چیئر، ہم نے جو کوئسچن کیا ہے، کیا چیئر اس سے مطمئن ہے کہ ہم نے صحیح کوئسچن کیا ہے؟ اگر ہم نے صحیح کوئسچن کیا ہے تو گورنمنٹ جواب کیوں نہیں دیتی؟

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، یو عرض کومه سر۔ چونکه د محکمے خپل منسټر صاحب موجود نه دے جی، په ټول بجټ اجلاس کښې هغه مونږ سئی نه کړو جی، او اطلاعات منسټر پخپله راغلے دے، دوئ تیاری پوره نه ده کړے۔ دوئ تیاری، دوئ ته معلومات نشته دے جی، نو چې د ریونیو منسټر صاحب درخواست موجود دې یا دوئ بیمار دی یا څه چل دے جی، په دې ټول اجلاس کښې جی، د ریونیو منسټر صاحب مونږ سئی نه کړو، خدائے خبر چې دے څه کوی لګیا دے؟ او د اطلاعات منسټر صاحب خپله جی تیاری کړے نه ده نو د دې دپاره دوئ صحیح جواب ورکولے نه شی۔

(تالیاں)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر صاحب، اس کو سر Pending کر دیں اور ٹی بریک کے بعد لے لیں، تب تک منسٹر صاحب تیاری کر لیں گے اور انفارمیشن لے لیں Concerned department سے۔ یہ بہت بڑی رقم ہے اور یہ رقم ضائع ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں پورے ہاؤس کا Consensus ہے۔ اس کو ٹی بریک کے بعد دوبارہ لے لیتے ہیں، کوئی حرج نہیں ہے کہ یہ تیاری کر لیں اس وقت تک، ٹی بریک تک۔ انفارمیشن Collect کر لیں۔ چونکہ 72 کروڑ روپے اس صوبے کا، 72 rupees نہیں ہیں، تو یہ پینڈنگ کر لیں تھوڑا سا بہتر رہے گا سر۔ ان کو تیاری کا موقع مل جائے گا، تھوڑا سا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے خود کہہ دیا ہے کہ اس پر ووٹنگ کراوئیں جی، جب انہوں نے کہا ہے کہ ووٹنگ کروائیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ہم ووٹنگ نہیں کراتے، ہمیں ڈیٹیل چاہیئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن اگر منسٹر جہاں بھی موجود ہیں، ان سے کہیں، منسٹر صاحب جہاں بھی موجود ہیں، یہ جا کر ان سے انفارمیشن لے لیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: ووٹنگ نہیں، ڈیٹیل چاہیئے۔ یہ تو ووٹنگ کو بلڈوز کر رہے ہیں، ہم بلڈوز نہیں چاہتے، ہم چاہتے ہیں کہ اس پر ہمیں Detail provide کریں۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(قائد حزب اختلاف): سر! یہ، میں یہاں یہ گزارش کروں گا کہ سر! یہ ووٹنگ کی بھی بات نہیں ہے، یہ کسی پہ خدانخواستہ کوئی ایسی وہ نہیں۔ ایک حساب کے بارے میں یہ ہے Major demand، تو اس پہ انہوں نے نے بتایا کہ یہ اخراجات ہوئے ہیں، اب یہ بات حساب کتاب کی ہے کہ، ہم بالکل Agree کریں گے۔ ہمیں صرف یہ حساب کتاب دے دیں کہ کون کونسی مد میں یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں۔

وزیر اطلاعات: سپیکر سر! میرے خیال ابھی تک Everything is clear، اگر Page، Supplementary budget کی بک ہے، اسکے Page-41 پر سر! اس میں Clear لکھا ہوا ہے کہ جو ہیڈ ہے 080، Compensation to the earthquake affecters in NWFP، اس میں 67 کروڑ 36 لاکھ 64 ہزار درج ہیں سر، تو ساری ان کی Compensation ہے۔ جتنے بھی وہاں پہ، جو جاری اخراجات ہیں ان کے پراپرٹی کے سلسلے میں، ان کی تنخواہوں کے سلسلے میں، ان کی Deaths کے سلسلے میں، ان کی Injuries کے سلسلے میں، وہ سارے اسمیں درج ہیں۔ اس کے علاوہ۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! وہ Compensation تو ERRA نے دی ہے، پراونشل گورنمنٹ کی نہیں ہے۔ وہ تو ERRA کی Compensation ہے سر، وہ تو ERRA کی Compensation ہے، پراونشل گورنمنٹ کی تو نہیں ہے۔ سر! بڑا اہم مسئلہ ہے۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جب ایک مائیک آن ہو اور اگر دوسرا مطلب ہے، آپ آن کرتے ہیں تو وہ کام نہیں کرے گا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اب ہو گیا ہے سر۔

جناب سپیکر: جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: پہلے سر! پہلے سر منسٹر صاحب نے فلور پر یہ بات کی ہے کہ یہ تنخواہوں کی مد میں دیا ہے، آپ نے سن لی ہے یہ بات (قہقہے) تواب وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ Compensation کی مد میں دیا گیا ہے، تو It is a further confusion، ہم کیا مانیں، پہلے جواب کو ٹھیک مانیں یا دوسرے کو؟

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر، هم دا خبره زه کوم چې څنګه دوئ وائی چې دا مونږ هلته Affecters ته ورکړی دی نو خالی په یو فقره کښې ستاسته کروړ روپئ، نو دا کوم حساب دے سپیکر صاحب؟ دا خو هاؤس دے، دیکښې به مونږ ته Detail اوښائی چې دا ستاسته کروړ دوئ چا ته ورکړی دی؟ هلته لاړ شو نو خلق ژاړی چې مونږ ته یوه پیسه هم نه ده ملاؤ شوے۔ د بونیر نه جمشید خان وائی چې پچیس هزار روپئ هم خلقو ته نه دی ملاؤ شوے نو هغه ستاسته کروړ روپئ، 72 کروړ روپئ، Detail د راته اوښائی، هغې نه پس مونږ به پکښې بیا خبره اوکړو او که داسې تاسو کوئ چې دا ووټ، نو ووټ خو بلډوز کوی نو هغه کولې شی خو مونږ به په دې زیات احتجاج هم کوؤ او واک آؤټ به هم کوؤ چې دا تاسو بلډوز کولو، مونږ وایو چې مونږ ته د Detail راکړی۔

جناب سپیکر: وہ Option تو آپ کے پاس ہر وقت موجود ہوتا ہے لیکن میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں کہ اس کو Pending رکھتے ہیں، ٹی بریک کے بعد، ٹی بریک کے بعد منسٹر صاحب Information collect کریں گے اور پھر اگر آپ مطمئن نہیں ہوئے تو پھر آپ کے پاس راستہ ہے، کون آپ سے جمہوری حق لے سکتا ہے؟ (تالیاں) ڈیمانڈ نمبر 6 کو میں Pending کرتا ہوں، ٹی بریک کے بعد ان شاء اللہ اس پر Consideration ہو گی۔ Demand No.7. The Honourable Minister for Food, Excise and Taxation, NWFP, to please move his Demand No.7. Honourable Minister for Food, Excise and Taxation, NWFP, please

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر خوراک، آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ آٹھ لاکھ اکتالیس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2007ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees eight hundred forty one thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of Excise and Taxation. Cut motions on Demand No.7. Mr. Pir Mohammad Khan, MPA, lapsed. Dr. Mohammad Saleem, MPA, to please move his cut motion on Demand No.7.

Dr. Mohammad Saleem: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, lapsed. Mst. Nasreen Khattak, MPA, to please move her cut motion on Demand No.7.

Mst. Nasreen Khattak: I beg to move a cut motion of rupees two hundred only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No.7.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ایک سو گیارہ روپے کا کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced be rupees one hundred and eleven only. Mr. Zar Gul Khan, MPA, lapsed. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, lapsed. Mr. Attiqur Rehman, MPA, lapsed. Mr. Mushtaq Ahmed Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No.7.

Mr. Mushtaq Ahmed Ghani: I beg to move a cut motion of rupees fifty only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No.7, absent, lapsed. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, has withdrawn his cut motion. Shahzada Mohammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.7.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں 6 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six only۔ نسرین خٹک صاحبہ!

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو میں نے کٹ موشن پیش کیا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو محکمے نے اپنی کارکردگی کے بارے میں، بجٹ سپیچ میں جو کچھ بھی کہا ہے وہ ٹھیک ہے

اور ہم Appreciate کرتے ہیں جی، لیکن میری پریشانی منسٹر ربانی کی وجہ سے یہ ہے کہ انہوں نے جو Widows ہیں ان کو اتنی بری طرح Ignore کیا ہے۔ ایک طرف تو انہوں نے پانچ مرلے کے ذاتی رہائشی مکانات کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے، I appreciated it۔ دوسری طرف Motor Vehicles Registration Computerization کیا ہے۔انہوں نے Tax Facilitation Centers بنائے ہیں، تیرہ سو ملین کی ریکوری کی ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ Widows جن رہائشی مکانات رہتی ہیں،ان کے اس رہائشی مکان پہ ٹیکس انہوں نے مستثنیٰ نہیں کیا، تو یہ دل بڑا کریں، اتنی بڑی کارکردگی کے بعد برق گرتی ہے تو بیچاری بیواؤوں پہ، ذرا دل بڑا کریں اور میں اپنا کٹ موشن اسی وقت Withdraw کروں گی جب یہ اس فلور پہ Assurance دیں کہ اتنی بڑی کارکردگی کے بعد بیواؤوں پر بھی رحم کھائیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زه خو به صرف دا اووایم چې دوئ خپلے محکمه کښې هغه ټیکس چې کوم دوئ لګولے دے، هغه پوره نشی اغستې او بیا نور هم اته لاکهه روپئ غواړی، نو دا د لږ مونږ ته Explain کړی نو زه به دا Withdraw کړم۔

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

(قائد حزب اختلاف): سر! منسٹر صاحب کی کارکردگی جو ہے، وہ مطلب، آپ کو بھی علم ہے ہمیں بھی علم ہے، ماشاءاللہ بڑے اچھے متحرک وزیر ہیں لیکن سر، انہوں نے ایک ابتداء میں ایک۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ کے تحریک کی سزا یہ ہے کہ آپ ہمیں۔۔۔

(قائد حزب اختلاف): نہیں، میں نے سر، چھ روپے کی صرف لائی ہے، حالانکہ یہ تو چھ کروڑ بھی ان پہ کم تھے۔ تو سر، میں یہاں پہ یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے ابتداء میں اگر آپ کو یاد ہو، میں آپ کو پیچھے لے چلتا ہوں، دو تین سال پیچھے کی بات ہے کہ ایک جب، ہمارے موجودہ انفارمیشن منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

کے وزیر ہوتے تھے تو ایک قرار داد متفقہ طور پہ ہاؤس میں پاس ہوئی تھی جس میں مکانات کے ٹیکسز کے بارے میں لوگوں کو معافی کا اعلان کیا گیا تھا اور متفقہ قرار داد تھی۔ اس کے بعد سر، محکمے بھی Change ہو گئے لیکن ہمارے موجودہ وزیر صاحب نے، چونکہ گورنمنٹ تو Continuity ہوتی ہے، It does not change، The Government does not change with change of portfolios تو اس پہ کوئی عمل درآمد نہیں ہوا اور جیسے بشیر بلور صاحب نے کہا کہ اگلے Targets تو Meet نہیں ہوئے تو یہ نئے ٹیکسوں میں اضافہ کرتے جارہے ہیں اور دوسرا میں یہاں یہ کہوں گا کہ پھر ایک اور ریزولیوشن بھی کچھ عرصہ پہلے آئی تھی جس میں کچھ ایریا جو Affected areas تھے وہ ٹیکسز سے، ہر قسم سے ٹیکسز سے مستثنیٰ کئے گئے تھے لیکن ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والوں نے اب تک اس کے بارے میں کچھ نہیں کیا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب تو ویسے بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور بڑے محنتی ہیں لیکن ٹیکسوں کو Rational کرنے کی ضرورت ہے، ان کے ڈیپارٹمنٹ کے اندر کہ اس میں کئی لوگ متاثر ہیں، بڑے غریب لوگ بھی ہیں اور بزنس میں اے، بی، سی کیٹگری کر کے اور At ground اگر آپ جا کر دیکھیں تو وہ Rational نہیں ہے اور لوگ جو ہیں، اس سے متاثر ہیں اور بعض جگہوں پر، جیسے پانچ مرلے کے گھر پر ٹیکس انہوں نے معاف کیا اور نیچے اس کے اگر Shop ہے تو اس پر ٹیکس لگ رہا ہے، تو ایسے اور جیسے نسرین خٹک نے بھی کہا کہ Widows کو، Widows کے لئے انہوں نے پتہ نہیں، پانچ مرلے یا چھ مرلے کی قید کر دیا، اب ایک Widow ہے، اس کا ایک کنال میں گھر ہے But she is widow اور اس کے کوئی Resources نہیں ہیں (تالیاں) تو اس کو Exempt کرنا چاہیئے اس میں سے، بے شک گھر اس کے پاس تھوڑا بڑا ہے، بارہ مرلے کا ہے، پندرہ مرلے کا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ Minister Sahib is a very competent personality and بہت زیادہ غریبوں کا درد رکھتے ہیں تو وہ یقیناً اس بات کو یہاں Consider کریں گے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: منسٹر فار ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن!

وزیر آبکاری و محصولات: محترم جناب سپیکر صاحب، زه خو اول د دوئ معززو ارکانو شکریه ادا کومه، محترمه نسرین خټک صاحبه، محترم شهزاده گستاسپ صاحب، محترم مشتاق احمد غنی صاحب، هغوی خو د ډیپارټمنټ انتهائی ستائش اوکړو او ډیپارټمنټ ان شاء الله مرحله وار لگیا دے چې هغه، د دې کونډو خبره ئے اوکړه نو خدائے شته زما زړه کښې د کنډو ډیره مینه ده، زه وایمه چې ډیر زیات، چې څومره زیات کیدې شی Relaxation او ریلیف چې هغه ورکړو ان شاء الله، فی الحال مونږه پینځه مرلې چې کوم معاف کړے دی، شپږ کروړه روپئ سالانه هغې خلقو ته فائده ورکړے ده۔ صنعتی زونز د روانولو د پاره چوده کروړ روپئ مونږه هغوی ته معاف کړی دی، پانچ سال د پاره ئے Exemption ورکړے دے۔ مخکښې به یو گاډے لیټ شو، کم از کم جرمانه به پینځه زره او زیاده سے زیاده شل زره وه، مونږه هغه کم از کم سو او پانچ سو روپے کړه۔ مونږه دے کونډو ته چې اوس کوم ریلیف ورکړو، دا د هغې پانچ مرلو نه علاوه دے۔ مونږه دوئ ته دا ریلیف، که د چا دوکان وی او که د چا کمرشل وی، هغه مو ورته معاف کړو۔ فی الحال مونږه په ایکسائز اینډ ټیکسیشن کښې د اعتماد بړهاؤلو د پاره یو نوے سسټم د کمپوټرائزیشن د هر څه نه علاوه شروع کړے چې یوه هفته پس به ان شاء الله، کوم ملگری سره چې د صوبه سرحد نمبر وی، خپل موبائل باندې به هغه ایس ایم ایس کوی او هغه ته به خپل ټول ریکارډ، چیسز نمبر او خپل ټول د ټیکسز هغه پوزیشن راځی۔ تر څو پورې چې د اصلاحاتو تعلق دے نو هغه عمل ان شاء الله روان دے او د ملگرو اندازه هم ان شاء الله د اطمینان بښکاری چې هغوی د ډیپارټمنټ باره کښې کومې خبرې اوکړے، محترمه نسرین خټک صاحبې او مشتاق احمد غنی صاحب چې د بیواگانو باره کښې کومه خبره اوکړله، چې چا لږ غوندې خیر او رساؤ، د ډیر خیر طمع ترې نه کوه او که چا لږ غوندې شر او رساؤ، د ډیر لوئے شر ترې نه طمع کوه، په دې وجه مونږه وایو چې انشاءالله دا کومه فیصله مونږ اوس کړے ده، په دیکښې به اضافه ان شاء الله کیږی، په Reverse به نه ځو، ان شاء الله په مخکښې به ځو۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! منستر صاحب د کونډو باره کښې دومره مراعات بیان کړل نو ماته خدشه ده چې دا معامله بل طرف ته لاړه نشی جی۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: سر، مجھے تو Assurance نہیں ہے۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں اس نے تو کہا کہ "ہے جستجو خوب سے خوب تر کہاں"

محترمہ نسرین خٹک: سر، منسٹر صاحب کو آپ نے فلور دیا، وہ Assurance دیں تو آگے بات ہو نا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو کہتے ہیں کہ ان کی کوشش ہے کہ یعنی زیادہ سے زیادہ ریلیف دے دوں۔

محترمہ نسرین خٹک: I withdraw ، جی۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، منسٹر صاحب ایک اچھے انسان ہیں اور میں اپنے تعلقات منسٹر صاحب کے ساتھ تو خراب نہیں کر سکتا۔ انہوں نے Assurance دے دی ہے تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! زه به دا اووایم چې دوئ د لږ د محکمې کارکردګی لږ ټهیک کړی نو زه به Withdraw کړم جی۔

Mr. Speaker: Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.7, therefore, the question before the House is that Demand No.7 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, demand No.7 is granted. Demand No.8. The Honourable Minister for Information, NWFP, on behalf of the Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No.8. Honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب محمد آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ مسٹر سپیکر۔ میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو کہ مبلغ اٹھاسی ملین سات سوانیس ہزار روپے سے

متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2007ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ وقبائلی امور اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees eighty eight million seven hundred and nineteen only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007, in respect of Home and Tribal Affairs. Cut motions on Demand No.8. Mr. Pir Mohammad Khan, MPA, lapsed. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, lapsed. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No.8.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، زه د دوه سؤ روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Zar Gul Khan, MPA, lapsed. Mr. Saeed Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No.8. Withdrawn, Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, has withdrawn his cut motion. Mst.Muneeba Shahzada Mansoor ul Mulk, MPA, to please move her cut motion on Demand No.8.

محترمہ منیبہ شہزادہ منصور الملک: Withdrawn sir ۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No.8, lapsed. Mr. Bashir Ahmed Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، دا ډیر اهم ډیپارټمنټ دے او دیکښې جی، زمونږ قبائلی هغه، داخلہ وقبائلی امور ، دا "داخلہ" خو زمونږ خپله شوه خو دا "قبائلی امور"، تاسو دا سوچ اوکړئ سپیکر صاحب، چې د دې ټول سیکرټریټ هغه خرچې چې ده، هغه زمونږ دا صوبه ورکوی او هغې کښې چې کوم ایکسینان او زمونږ د ډیپارټمنټ چې کوم خلق هلته کار کوی قبائلو کښې ، هغه ټول اخراجات چې دی هغه دا صوبائی اسمبلی پاس کوی او زمونږ صوبه ئے ډیپارټمنټ ته ورکوی او تاسو دا صوبائی، دے نه مخکښې د هوم سیکرټری Under هر څه کار به کیده، اوس هغوی ځان له سیکرټریټ جوړ کړلو چې هغې کښې ستاسو د حکومت، ستاسو د دې وزیراعلیٰ ، د وزیرانو هیڅ اختیار نشته، هغه ټول چې

دی د گورنر Under دی نو بیا پکار دا ده چې دا پیسے د هم فیډرل گورنمنټ ورکوی، دا زمونږ د دې صوبې اخراجات چې دی دا ولې مونږ باندې Burden جوړوی؟ او بیا Already چې کومې پیسے مونږه دے کښې ایښودے وے هغه بیلے وے او دا اته کروړه روپئ نورے دے له غواړی نو مطلب دا دے چې ټول اخراجات مونږ هلته کوؤ او هلته زمونږ هغه آرډر یا زمونږ هغه Access نشته نو بیا ولے دا پیسې مونږه ورکړو؟ پکار دا ده چې حکومت په دې سټینډ واخلی او گورنر صاحب سره د خبره اوکړی چې د سیکرټریټ پسے زه ورکوم، د سیکرټریانو تنخوا گانے زه ورکوم، هغه د Top نه Toe پورے ټول Expenses چې دی، هغه مونږ ورکوؤ او زمونږ پکښې Interference نشته۔ هلته هغه تاسو خو سیکرټری نه شئ کال کولې، زه چې کوم وخت چیئرمین وومه د لا اینډ آرډر، ټرابیل آفیئرز والا کمیټئ نو ما خو ځله هغه، ستاسو د اسمبلئ په وساطت باندې مونږ به اطلاع کوله، خط به تلو چې د فاټا سیکرټری صاحب د راشی، مونږ د پوهه کړی چې فاټا کښې څه حالات دی چې هغه شانتې دلته Law and order situation باندې د فاټا حالات چه دی هغه ډیر زیات منحصره کیږی، خو هغې باره کښې هغه به کله هم نه راتلو نو پکار دا ده چې پیسې مونږ ورکوؤ، اخراجات مونږ کوؤ نو د گورنمنټ Interferenceهغې ډیپارټمنټ کښې پکار دے او هغه د زمونږ د حکومت لاندې کار کوی یا دگورنر صاحب د دې Expenses ورکوی، فیډرل گورنمنټ د ورکوی بیا خو هیڅ ضرورت نشته، Over and above بیا هم اته کروړه روپئ دوئ غواړی، زه خو په دې حیران یم چې دا ولې داسې کیږی؟ د دې ماته لږ منسټر صاحب د جواب راکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *آنریبل منسٹر فار انفارمیشن۔*

<u>*وزیر اطلاعات:*</u> شکریه مسټر سپیکر۔ سپیکر صاحب! څنگه چې بشیر بلور صاحب کوم پوائنټ طرف ته اشاره اوکړه، حقیقت دا دے چې دے وخت کښې زمونږه چې کوم Settled area ده،هغې ته د دې ټرائیبل ایریا نه ډیر زیات تکلیف ملاویږی او بشیر بلور صاحب چونکه د سټینډنگ کمیټی Concerned چیئرمین پاتے شوے دے، دوئ زیات دے باندې لکه نظر هم ساتی او چې کوم Coordination به مخکښې د پولیټکل ایجنټ او زمونږ د سیکرټری هوم ډیپارټمنټ تر مینځه وو

نو هغه Coordination اوس نشته او تکالیف سیوا دی۔ بهرحال دا چې کوم دا اضافي بجټ، دا ګرانټ مونږغواړو، ډیمانډ مو کړے دے نو په دې کښې مونږ سره د سابقه مجسټرسی چې کوم ملازمین دی، د هغوی تنخوا ګانے، الاؤنسز دی، کالا ډهاکه انتظامیه و لیویز، د هغوی تنخواګانے دی پکښې ۔ صوبائی عوامی تحفظ او پولیس شکایات کمیشن، ضلعی عوامی تحفظ او پولیس شکایات کمیشن، محکمه داخله او پراسیکیوشن، د هغوی تنخواګانے دی پکښې او شهری دفاع د پاره چې کوم بنیادی یو څو تنخواګانے دی، د هغې د پاره مونږ ډیمانډ کړے دے نو د دغې د پاره مونږ، چې کوم طرف ته زمونږه بشیر بلور اشاره اوکړله دغه طرف ته زمونږ هم پام دے۔ د دې د پاره بار بار زمونږه لکه مختلف محکمو ته تکالیف پیش شوے دی۔ زمونږه، چې کله زمونږ ورور سهیل قلندر اغواء شوے وو نو دغې سلسله کښې لکه مونږ ته بیا ډیر زیات تکلیف، حقیقت دے چې ملاؤ شوے وو چې د پراونشل ګورنمنټ یا زمونږ د پولیس به رابطه وه مسلسل د پولیټیکل انتظامیے سره او د هغوی په بازیابئ کښې ډیر زیات لکه مونږ Correspondence کړے وو، مشکلات پکښې وو خو زمونږ جی دغه دے، چې یره مونږ وایو چې داسې، لکه ډیر آپشنز مخې ته راغلی دی، یو Integrated Command System د پاره هم یو فیصله شوے ده چې په دغه کمانډ سسټم کښې به د فاټا چې کوم پولیټیکل انتظامیه ده، د هغوی د طرف نه د فاټا سیکرټریټ د طرف نه نمائنده وی، د پراونشل ګورنمنټ Representatives به پکښې وی چې دغه رنګے بیا د لاء اینډ آرډر چې کوم Situation دے، هغې باندې مونږه بیا Coordination کوؤ او چې کوم Situation arise کیږی د هغې بیا ښه طریقې سره مونږ دغه اوکړو نو زما به ریکویسټ دا وی بشیر بلور ته، چې دا د ملازمینو تنخواګانو چې کوم ډیمانډ دے که دوئ خپل کټ موشن Withdraw کړی چې دا مونږ پاس کړو او دا دغه هم Justify کړو جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> جناب سپیکر، زه خو د دوئ د اختیاراتو د پاره خبره کوم۔ سپیکر صاحب، سیکرټری هوم به ناست وو، ما به ورته وئیل چې فاټا نو هغه به اووئیل چې زه فاټا باره کښې هیڅ خبره نشم کولې ما به ورته وئیل چې پولیټیکل

ایجنټ، وئیل به ئے د هغه باره کښې هم زه هیڅ خبره نشم کولے۔ اختیارات چې دی ټول فاټا سیکرټری ته ملاؤ دی او زه دا حیران یمه سپیکر صاحب، چې اربونه روپئ فاټا ته راځی نورForeign aided پروګرامونه راځی، د هغوی خپل وسائل ډیر زیات، مرکز ورله ورکوی نو پکار دا دی چې دا د مهربانی اوکړے شی، زمونږ چیف منسټر صاحب د نیشنل سیکیورټی کونسل کښې خبره اوکړی چې دا فاټا Expenses چې دی، دا په مونږ د نه راځی، دا زمونږ د عوامو پیسې دی، دا پکار ده چې په دوئ اولګی، نو دوئ د کوشش اوکړی، زه به Withdraw کړمه او سپیکر صاحب! که ستاسو اجازت وی نو مونږ به دا یو ریزولیوشن ډارفټ کړو چې دا فاټا Expenses چې دی، هغه د مرکز، مرکز د ورکوی او صوبې نه د دا Expenses کټ کړے شی، نو زما خیال دے چې دا ریزولیوشن مونږ اولیږو چې لږ هغوی ته یو، خالی یو احتجاج خو ورته اوکړو کنه، نور خو څه نه شو کولے۔ ما سره Agree کوئ؟

Mr. Speaker: Since all the cut motions have been withdrawn by Honourable Members, therefore, the question before the House is that demand No.8 may be granted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, demand No.8 is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو ایک Personal explanation ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، مجھے آپ کا وہ ملا ہے، اگر آپ ابھی تشریف رکھیں تو لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈر سے اس مسئلے پر بات کروں گا۔ اگر انہوں نے کوئی حل نکالا تاکہ بجائے اس کے کہ میں اپنے اختیارات کو بروئے کار لاؤں، یہ میرے اختیارات میں ہے کہ جس ممبر کو، دوسرا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر۔ سر، میں کرسی کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں Personal explanation پہ ایک بات کرنا چاہ رہی تھی اور میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ کہیں ہاؤس سے کوئی

Objectionنہ کرے کہ میں کسی اور کی کرسی پر بیٹھی ہوئی ہوں تو میں نے اس لئے آپ سے اجازت چاہی ہے کہ اگر میں بات کروں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فی الحال آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو سر، میری Personal explanation اخبار کے بارے میں ہے۔ میڈیا کے بارے میں ہے، وہ میں نے دینی ہے جی۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو ٹھیک ہے ورنہ تھوڑی دیر کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، کریں آپ۔Personal explanation کیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ اس دن بات ہوئی تھی، میڈیا یہاں پر چونکہ بیٹھا ہوا ہے۔ میری Personal explanation یہ ہے کہ میں نے اس دن، بجٹ سپیچ ہو رہی تھی اور کٹ موشن ہو رہے تو اس پہ فضل ربانی صاحب نے نیلوفر بختیار صاحبہ کے بارے میں بات کی جس پہ ہماری ایک مذاق کی حد تک بات ہوئی اور اس میں انہوں نے ان کے متعلق پیراشوٹ پر بات کی تو میں نے کہا کہ انہوں نے ایک اچھے Cause کے لئے اگر ایک چھلانگ لگائی ہے تو اس کے لئے میں بھی یہ چھلانگ لگانے کو تیار ہوں اور میں Deny نہیں کرتی ہوں کہ میں نے یہ بات نہیں کی ہے لیکن سر، اس کے Cause کو دیکھنا چاہیئے اور اس بات کے پیرائے کو دیکھنا چاہیئے۔ آج نوائے وقت نے ایک ایسا کالم لکھا ہے مجھ پہ، مطلب، ایک پٹھان یا ایک ایسی عورت کے بارے میں جو اسمبلی میں ہے اور مردوں کے ساتھ شانہ بہ شانہ کام کر رہی ہے اور اسمبلی کو اچھے طریقے سے Represent کر رہی ہے تو سر! میں میڈیا سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ میڈیا نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے اور ہماری Positive، جو ہماری Positive باتیں ہیں ان کو بھی آگے لے کر گئے ہیں اور Negative کی ہم پر تنقید بھی کی ہے لیکن میں ان سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ یہ جو میڈیا میں لوگوں کے Against ایک War چل رہی ہے تو اس کو اگر یہ سنبھال لیں اور "نوائے وقت" کی اگر آپ یہ کالم دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اس کالم کے لکھنے سے مجھے کتنی تکلیف ہوئی ہے اور ایک اچھے، جیسا کہ اسلام، قران مجید میں ہے کہ نماز کے قریب مت جاؤ، انہوں نے صرف اتنا لکھا ہے آگے یہ

نہیں لکھا ہے کہ جب تم نشے کی حالت میں ہو، تو سیاق وسباق سے اگر ایک بات کی جائے اور ایک بات کو صحیح طریقے سے Explain کیا جائے، تو میں میڈیا سے یہ درخواست کروں گی کہ اگر اس کو وہ کریں۔۔۔۔

محترمہ آفتاب شبیر: جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ایک بات۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آفتاب شبیر: سر، اس دن انہوں نے تو ایک اور بات بھی کی تھی کہ ظفر اعظم صاحب میرے دوست ہیں، تو ایک پٹھان اور ایک مسلمان عورت کو ایسی بات فلور کے اوپر کرنے میں۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ بھی Personal explanation میں بات آتی ہے۔ جب میری بات ہوئی ہے، میرے خیال کہ اگر آپ، چلیں آپ تالیاں بجالیں تاکہ پھر میں بعد میں بات کرلوں۔

(تالیاں)

مولانا محمد ادریس: سپیکر صاحب! پہ دې خوشه اعتراض نه دے پکار، دا خو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اب خوش ہو گئے ہیں کیونکہ تالیاں بجا کر، کیونکہ یہ صرف ڈیسک بجانا ہی جانتے ہیں، باقی حکومت کا اور عوام کا کام کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے سر۔ انہوں نے ہمیشہ، پانچ سال ہو گئے ہیں کہ قومی اسمبلی میں ڈیسک بجائیں ہیں، ان کو ڈیسک بجانے کی عادت ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر، اگر آپ اجازت دیں تو اس پہ تھوڑی سی بات میں کرنا چاہوں گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہر حال سر، جب آپ نے مجھے یہ کہا کہ آپ یہ کٹ موشن Withdraw کر لیں تو میں نے اپنا کٹ موشن یہ کہہ کر Withdraw کیا کہ ظفر اعظم صاحب دوست ہیں اور کسی بھی شخص کو، جب ہم لوگ یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں تو اگر میں ان باتوں میں چلی جاؤں کہ آپ یہاں پہ کس حیثیت سے بیٹھی ہوئی ہیں؟ آپ بھی تو ایک عورت ہیں اور مردوں میں بیٹھی ہوئی ہیں، یہ بھی تو اسلام کے خلاف ہے۔ آپ یہاں پر کس لئے بیٹھی ہوئی ہیں؟۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Demand No.9. The Honourable Minister for Information, NWFP, on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his demand No.9. Honourable Minister for Information, NWFP, please.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر۔ سر! میں اپنی جگہ کھڑی ہوں، میں تو اپنی جگہ کھڑی ہوں۔ آپ اجازت نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو سر، وہ Topic ہی نکل گیا ہے۔

وزیر اطلاعات: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں وزیر اعلیٰ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ انیس ملین پانچ سو چودہ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائیں جو کہ 30 جون 2007ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ شکریہ سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding nineteen million five hundred and fourteen thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of Jails. Cut motions. (Noise) Order please, order please, order please.

اجلاس ٹی بریک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر چائے کے لئے وقفہ کیا گیا)

(چائے کے وقفہ کے بعد کی کارروائی)

Mr. Speaker: بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ Demand No.9. The Honourable Minister for Information, NWFP, on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his demand No.9. The Honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): تھینک یو۔ میں وزیر اعلیٰ، صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ انیس ملین پانچ سو چودہ ہزار روپے سے تجاوز نہ ہو، ان

اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون، 2007 کو ختم ہونے والے سال کے دوران جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوگی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees nineteen million five hundred and fourteen thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007, in respect of Jails. Cut motions on demand No.9. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on demand No.9. (Absent) lapsed. Mr. Zar Gul Khan, MPA, to please move his cut motion on demand No.9. (Absent) lapsed. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, has withdrawn his cut motion. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on demand No.9, therefore, the question before the House is that Demand No.9 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, demand No. is granted. Demand No.10. The Honourable Minister for Information, NWFP, on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his demand No.10. The Honourable Minister for Information, NWFP, please.

وزیر اطلاعات: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں وزیر اعلیٰ، صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ چار سو بیانوے ملین پانچ سو بارہ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون، 2007 کو ختم ہونے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنی ہوگی۔ شکریہ سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees four hundred ninety two million, five hundred and twelve thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2007 in respect of Police. Cut motions on demand No.10. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. (Absent) lapsed. Dr. Muhammad Salim, MPA, to please move his cut motion on demand No.10.

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر! ډیمانډ نمبر 10 باندې زهٔ صرف یو دوه شعرونه وایم چې:

خاموشی سنجیده ژبه د اظهار ده   هر یو چپ سړے زمونږه هم زبان دے

او

یہ دستور زبان بندی ہے کیسی تیری محفل میں   یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

ما خپل کټ موشن Withdraw کړو۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his cut motion on demand No.10. (Absent) lapsed. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, has withdrawn his cut motion. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on demand No.10. (Absent) lapsed. Mst. Muniba Shahzada Mansoor-ul- Mulk, MPA, to please move her cut motion on demand No.10. (Absent) lapsed. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on demand No.10.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Sir, I beg to move a cut motion of rupees five.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on demand No.10. (Absent) lapsed. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on demand No.10.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زهٔ د سلو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only۔جی، بشیر احمد بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دا تاسو په دې خالی دا Amount اوګورئ جی Forty nine crore, twenty five lac, twelve thousand، دا 49 کروړ Means چې یعنی Half billion rupees او دا پولیس د پاره Over and above، دا نه دے چې دا کوم مخکښې وو، د هغې نه هم Over and above دے، Half a billion rupees پولیس ته ملاویږی سپیکر صاحب، او د پولیس تاسو کارکردګی اوګورئ چې حالات د ملک څه دی او حالات د صوبے څه دی؟ چې دلته، پرون هم ما عرض کړے وو چې دلته بلاستهونه کیږی، ډی آی جی صاحبان

پکښې شهيدان کيږی، ناظمين صاحبان پکښې شهيدان کيږی او هغه Suicide mission په خپل ځائے، ډی۔آئی۔جی کوهاټ نه روان دے، بنوں نه روان دے پښور ته، هغه لار کښې شهيد کيږی او دهغه اوسه پورې د قاتلانو پته اونه لګيده۔ دلته Suicide mission کيږی، دا پوليس خو د ے دپاره، دا ما مخکښې هم آئی جی صاحب ته يو ځل خبره کړے وه چې تاسو خپل پوليس، داسې کوئ چې دا Activate کړئ، دا C.I.D activate کړئ، سپيشل برانچ Activate کړئ، داسې کوم تاسو سياسی خلقو پسے چې MI لګولے ده، داActivate کړئ، دا سياسی خلقو پسے چې کوم I.S.I لګولې ده، دا Activate کړئ چې دا خلق معلومات او کړی، دے بازارونو کښې، علاقو کښې ګرځی چې يره چرته نه کوم سړے راغلې دے، چرته بلاسټ کيږی، څه کيږی؟ دا خو، دا صوبه کښې خو مخکښې هم داسې څه حالات، شپيته کاله اوشول چې دا ملک جوړ دے نو دا څيز، کوم حالات د پوليس د طرف نه وی، قبائل چې، زما خيال دے دپاکستان تاريخ کښې داسې بد حالات نشته۔ سپيکر صاحب، د وردئ ټهيکے ملاؤ شی خو د وردو، کوم Best وردی چې وی هغه افسرانو ته ملاؤ شی او پوليس سپاهيانو عاجزانو ته داسې ملاويږی چې هغه هغوی اچولے هم نه شی۔ سپيکر صاحب، لږ دا احتياط کو ل غواړی چې دا پيسه چې ده، دا پيسه د غريب عوامو، دا د هغه مزدورانو، د هغه کسان، دا چې کوم د کلاس فور خلق دی، دا دهغوی د ټيکسونو نه دا پيسه غونډيږی۔ عام غريب سړے وائی چې يار زهٔ خو ټيکس نه ورکوم، زهٔ دا تاسو ته وايم چې دا هر يو کس چې دا کوم کپړے اچوی، جامې اچوی، دا ملونو والا چې دومره ټيکس اغستې وی، دغه ټيکسونه چې کوم جمع کيږی، دا د دې غريبو د وينے پيسے دی او دا مونږ داسې چې ويړيا غورزؤ او هغې کښې مونږ Half a billion rupees over and excessور کوؤ، ولے چې حالات خراب دی او ټوپکے پکار دی، سپيکر صاحب خپله پاليسی ټهيک کول غواړی۔ سپيکر صاحب، دا په زور کلی نه آباديږی، تاسو دے پوليس ته ايټم بمونه ورکوئ خو کوم وخت پورې چې تاسو خپله پاليسی نه وی ټهيک کړی هغې وخت پورے به دا نه کيږی او پاليسی ټهيک کولو کښې، هغې کښې زمونږ ايمان دا دے چې ټوپک چې دے نفرت پيدا کوی، عدم تشدد چې دے هغه

مینه پیدا کوی، نو دا کوشش او کړئ خپلو خلقو ته ټیلیویژن باندې، ورکشاپونو کښې ،پریس کښې خلقو ته اووائی چې یره دا ملک ستاسو ملک دے ، دا ستاسو بچی دی۔ دا Suicide mission چې کیږی، پرون ما ښودلې وو هلته، تاسو ته پرون ما اخبار هم ښودلے دے او چیف منسټر ته ما اخبار ورکړے هم دے چې دا اوګورئ او چې کوم خلق اخبارونو کښې، خطونو کښې خپل نومونه هم لیکی هغوی ته تاسو غږ نه کوئ او تاسو دے پولیس ته نور دغه ورکوئ، زهٔ تاسو ته دعوے سره وایم چې داخو Half a billion rupees تاسو Excess غواړئ، تاسو دس Billion rupees هم ورکړئ خو کوم وخت پورے ستاسو پالیسی نه ټهیک کیږی، کومې پورے چې تاسو خپله رویه نه بدلوئ، هغه وخت پورے امن نه شی قائم کیدے۔ مونږ به دا، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب به اودریدو چې مرکز کښې زما ډیر تعریف اوشو چې یره د پنجاب، سندهـ او فلانکی ځائے لا ء اینډ آرډر ډیر خراب دے او زمونږ د صوبے ډیر ښه لا ء اینډ آرډر دے ، نو دا ولې مونږ داسې د نظره شو چې دا یو کال اوشو چې څومره زیات، زیات نه زیات تباهی چې ده، دے صوبے کښې ده بل هیڅ چرته هم داسې لا ء اینډ آرډر سچویشن نشته څنګ چې دے صوبه کښې دے۔ Suicide mission دیکښې کیږی، قتلونه دیکښې کیږی، اغواګانے دیکښې کیږی خو پولیس ته مونږ، افسوس کوؤ جی چې مخکښې نه، پروسږکال نه اوسه پورې څومره زیات Increase اوشو، دهغې Increase نه پس 0.5 billion rupees تاسو نورے غواړئ، دا به هم تاسو واخلئ خو زه تاسو ته په دې فلور آف دی هاؤس نن On record دا خبره کوم چې وړکړے شوے هم دی دا پیسے ، خو دهغې باوجود ،داخو وړکری دی، دا پیسې خو تاسو اوس نه غواړئ، داخو تاسو خرچې کړے ده، هغې نه باوجود آیا لا ء اینډ آرډر سچویشن ښه شو دے صوبه کښې ؟ اغواګانے کمې شوے ؟ قتل عام کم شو؟ غلا ګانے کمې شوے ؟ هیڅ هم نشته سپیکر صاحب،دے نه نور هم ورله ورکړئ خو زما دا خواست دے چې دا د دې غریب عوامو پیسې دی، دا د ټیکسونو پیسې دی، دا د دې غریب صوبے د عوامو پیسے دی، مونږ خو بدقسمتئ سره وایو چې زمونږ خو Five percent خپل انکم دے ، بعضې وائی چې مونږ ته مرکز راکوی، مرکز څه خپل جائیداد خرڅوی چې ما ته راکوی؟ دا

زما پیسې دی، دا مرکز زما د ټیکسونو پیسے جمع کوی او د خیرات په عوض ئے مونږ ته راکوی۔ کله د این ایف سی ایوارډ په Through، کله Subvention بانديې راکوی او کله وائی چې پاپولیشن بنیاد بانديې، نو دا زما دولت دے، زما د دې بچو دولت دے او هغه دولت ویشو، نو پکار دادی چې زما، حکومت ته پکار دادی چې خپل دا Management صحیح کړی، دا Financial management چې دے، دا د صحیح کړی چې دا ضمنی بجټ دومره زیات دے نه راځی او دا پیسه چې ده، دا په صحیح طریقې سره اولګی او دا د اولس ته هم شانتے او دا په دې نه ده چې مونږ به لس زره پولیس نور زیات کړو، تاسو لس زره نه شل زره زیات کړئ خو کومه پورے چې پالیسی نه ټهیک کوئ، سپیکر صاحب! ما خپل میټنګونو کښې څو ځله ستاسو په وساطت مرکز ته هم دا اووئیل چې زمونږ پلاټونز دی، د ایف سی پلاټونز دی چې هغه زما خیال دے چې 110 یا 111، ډیر زیات پلاټونز دی زمونږ چې هغه مرکز کښې، هلته زمونږ نه هغه پلاټونز ئے اغستې دی او مونږ ته وائی چې خیر دے تاسو نور بهرتی کړئ، هلکه، دا چې بهرتی کوؤ نو دیکښې به یو کال لګی، د هغوی په ټریننګ کښې نو زمونږ چې کوم ټرینډ کسان دی، هغه د مونږ ته واپس کړی، دوئ د پخپله ټریننګ ورکوی کنه۔ زمونږ درے سوه ایف سی پلاټونز اوس هم مرکز سره دی، پکار دا ده چې هغه درے سوه پلاټونز، دا څه دپاره ایف سی جوړه شوے وه؟ دا فرنټیئر کانسټبلری دے د پاره جوړه شوے وه چې دا زمونږ دا Tribal territory چې ده،زمونږ علاقه کښې زمونږ د صوبے سره جخت، دلته د هغې حفاظت د پاره به وه۔ او س هلته ایف سی پلاټونز نشته او د ایف سی حفاظت نشته۔ ما څو ځله دا هم ریکویسټ کړے دے سپیکر صاحب، چې دا کوم، اوس هم حکومت ته دا وایم چې اوس هم دا کوم زمونږ خوړونه دی، دا کوم چې قبائلی علاقو ته ځی۔ سپیکر صاحب، دیکښې اوس اوبه نشته، دیکښې چې اغوا اوشی نو مین روډ بانديې خو مونږ چیکنګ کوؤ، مین روډ بانديې خو پولیس ولاړ وی، هلته خو خلق نه بوځی، هغه خو بیا خوړ کښې موټر لاړ شی او د هغې نه بیا غیر علاقې ته خلق رسوی ځان، نو زما دا خواست دے سپیکر صاحب، چې هلته داسې Pillars اولګیدې شی چې هلته نه ګاډے تیر نه شی، هغه کوم

خووړونو کښې چې اوبه نشته، هغې خووړونو کښې چې Pillars اولګیدې شی چې هغې کښې ګاډے تیر نه شی، چې دا خلق اغواء کوی نو د مین روډ نه بغیر چې په بل روډ لاړ نه شی۔ دا تقریباً درے کاله اوشو چې زه بار بار دا خبره کوم، ما خپل میټنګونو کښې آئی جی صاحب ته هم وئیلی وو، هوم سیکرټری هم ناست وو۔ ما ورته وئیلی وو، د هغې باوجود په هغې Pillars باندې هیڅ کار نه دے شوے۔ د هغې تاسو پخپله، دا زمونږ د ښار ملګری ناست دی، زمونږ دا وزیران صاحبان هم ناست دی، دوئ د لاړ شی، دیخوا دے خوړونه کښې اوبه نشته او خووړونو کښې خلق ګاډی هم بوځی، د سمګلنګ سامان هم ټول راځی، هیڅ تپوس نه کیږی نو چې دا Pillars اولګی او Scientific طریقے سره چې یره داسې ګاډے تیر نه شی، ټرک تیر نه شی نو زهٔ دعوے سره وایم سپیکر صاحب، چې مین روډ باندې به ستاسو چوکئ وی،مین روډ باندې به ستاسو پولیس ولاړ وی او هلته خووړونو کښې چرته چې اوبه نشته هلته تاسو دا یو Management اوکړئ نو ان شاء الله نه به اغواء کیږی، نه به سمګلنګ کیږی او نه به دلته لاء اینډ آرډر سچویشن دومره خرابیږی۔د دې خبرو سره زهٔ بیا دا خواست کوم چې زمونږ پیسې دی، دوئ له پکار دی چې صحیح طریقے سره د استعمال کړی۔

جناب سپیکر: جناب مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، یو اهم مسئله ده پوائنټ آف آرډر باندې، یو منټ مو که راکړو ډیر مهربانی به وی جی، یو منټ۔ صرف ستاسو نوټس کښې راوستل غواړم جی، ستاسو په نوټس کښې راوستل غواړم جی۔

جناب سپیکر: ډیمانډ باندې بحث شروع دے----

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، دا هم د عوامو د فلاح و بهبود مسئله ده، زما څه ذاتی مسئله نه ده، ستاسو په نوټس ئے کښې راوستل غواړم۔

جناب سپیکر: لږپه آرام کینے کنه، زه تاسو ته وایم کینه وروستو به ټائم درکړم۔ دا خو Discussion شروع دے، مطلب دا دے۔ جی، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! انچاس کروڑ کی ضمنی بجٹ پہ ڈیمانڈ کی گئی ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے۔ایک شعر ہے کہ:

ے پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی کریں دل سے ان کی مدد آپ بھی

عوام تو پولیس کی مدد کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنے بھاری اخراجات کرکے بھی پولیس کا قبلہ آج تک درست نہیں کیا جاسکا۔ ہمارے تھانے سر، آج بھی عقوبت گاہیں ہیں۔ بااثر لوگ بڑی خوش اسلوبی سے قانون کے شکنجے سے باہر نکل جاتے ہیں اور غریب لوگوں کے لئے قانون بھی ہے، جیل بھی ہے، حوالات بھی ہے، سارا کچھ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں سر، کہ مجھے اس پہ اعتراض نہیں ہے کہ پولیس کے لئے زیادہ فنڈ نہ مختص کیا جائے یا انہیں جدید اسلحے سے Equip نہ کیا جائے، میں نے تو ہمیشہ یہاں یہ تجویز دی ہے کہ جیسے موٹر وے یا ہائی وے پولیس ہے، ان کی بڑی اچھی تنخواہیں ہیں اور بڑی اچھی ٹریننگز ہیں اس لئے ان کا اخلاق بھی بڑا اچھا ہے اور کردار بھی بڑا اچھا ہے اور وہ کسی بڑے سے بڑے شخص کو بھی معاف نہیں کرتے۔ ہم سے خود بھی کئی دفعہ، ہم سے Over speeding ہوئی، موٹر وے پہ یا ہائی وے پہ اور ہمارے چالان ہوئے اور خوش اسلوبی سے، ہم نے کوئی Arguments بھی نہیں کئے کیونکہ ان کا اخلاق بھی اتنا اچھا ہوتا ہے۔ اسی طریقے سے میری یہ، میں سمجھتا ہوں کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کچھ زیادتی بھی ہوتی ہے ہماری طرف سے اور گورنمنٹ کی طرف سے کہ ان کی اتنی لمبی Duties ہوتی ہیں لیکن ان کی تنخواہیں عام ڈیپارٹمنٹس کی طرح یا سکیلز کی طرح ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک غریب پولیس کانسٹیبل، 24، 24 گھنٹے ڈیوٹی اس سے لی جاتی ہے اور اس کی تنخواہ بڑی محدود سی ہوتی ہے۔ اس ادارے کے اندر تنخواہیں بڑھائی جائیں، اس ادارے کے اندر جدید ٹریننگز دی جائیں، جدید اسلحہ بھی دیا جائے لیکن ان کا اخلاق بھی درست کیا جائے اور ان کو پابند کیا جائے Rules of order کے، تاکہ عام آدمی کو Relief مل سکے اور پولیس کا جو General رویہ ہے عوام کے ساتھ، یہ ایک Friendly رویہ ہونا چاہئے تاکہ کوئی بھی شریف شہری بڑی جرات کے ساتھ ایس ایچ او کے سامنے جاکر بات کرسکے، اپنا مسئلہ بیان کرسکے۔ یہاں پہ حالت یہ ہے کہ ایک وردی والا عام پولیس کانسٹیبل بھی کسی کے دروازے پہ اگر چلا جائے تو لوگ کانپ اٹھتے ہیں کہ اب پتہ نہیں حق یا ناحق جو بھی ہے، یہ تو بعد میں فیصلہ ہوگا لیکن جو نارواصلواتیں سننا پڑیں گی، پولیس سے جو گالیاں سننا پڑیں گی، لوگ اس سے بہت زیادہ Depress ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واحد ایسا محکمہ ہے کہ جو لاء اینڈ آرڈر، Internal law and order کا

Responsible ہے اور اس میں پہلے بھی اخراجات کئے جاتے ہیں اور اب بھی Half billion کے قریب اخراجات ہیں اور جیسے ہم نے کہا کہ کچھ اور بھی ہو جائیں تو Does not matter لیکن Law and order کو درست کیا جائے صوبے کے اندر، لوگوں کی جان و مال کا تحفظ بھی تو یقینی بنایا جائے صوبے کے اندر لیکن جب وہ چیزیں نہیں ہو تیں اور پھر صوبائی حکومت کی درخواست پہ، میں سمجھتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بڑا بروقت قدم اٹھایا ہے اور جنرل پرویز مشرف نے سات ہزار پولیس کانسٹیبلز کی اجازت دی ہے اور ان کے لئے فنڈز بھی Provide کئے جارہے ہیں تو ہمارے خیال میں یہ بھی ایک اچھا Addition ہوگا جب یہ سات ہزار کی Induction ہو جائے اور پھر ان کو Equipments اب بھی مرکز سے مل رہے ہیں اور مزید ڈیمانڈ کی جائے، ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔ تو جو بھی ضروریات ہیں ہماری پولیس کی، وہ پوری کی جائیں، سب چیزیں پوری کی جائیں، ڈیمانڈز جتنی بھی ہیں لیکن پھر وہ اپنا کام بھی صحیح کریں اور میں یہ آپ سے درخواست کرونگا کیونکہ یہ ایک انتہائی اہم ڈیپارٹمنٹ ہے تو ہاؤس کی ایک کمیٹی بھی اس کے اوپر بنادی جائے جو کہ خود ریفارمز، گورنمنٹ بھی بیٹھی ہو، اپوزیشن بھی تجویز کرے تاکہ لوگوں کو Relief ملے اور پولیس کو بھی Relief ملے، ان کے بھی مسائل حل ہوں اور عوام کے مسائل بھی حل ہوں۔ تھینک یو سر۔

محترمہ سلمیٰ بابر: جناب سپیکر۔

(قائد حزب اختلاف): سر، میں تھوڑی دیر باہر تھا تو، However, if you allow me sir۔

محترمہ سلمیٰ بابر: جناب سپیکر، ایک عرض ہے آپ سے، کہ یہ آپ کا دعوت نامہ ملا تو آپ سے یہ تھوڑا سا استفسار ہے کہ یہ بجٹ کے بارے میں ہے یا الوداعی ہے؟

(قائد حزب اختلاف): سر، میں پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. یہ اپنے جیب سے میں دونگا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جی؟ سر، ٹھیک ہے۔ سر، بشیر احمد بلور صاحب نے اس پر کافی بحث کی ہے۔ میں اس پر زیادہ بحث نہیں کرونگا، میں صرف یہ کہونگا سر کہ یہ محکمہ ہماری Security سے متعلق ہے، عوام کی امن و امان اس کا مینڈیٹ ہے اور جب بھی ہم کوئی بات کرتے ہیں، ہاؤس میں بحث

کرتے ہیں تو ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ In comparison with other provinces ہماری پولیس جو ہے، وہ بہت اچھی ہے۔ اس بات سے ہم انکار نہیں کرتے کہ ہماری پولیس ماشاءاللہ دوسرے صوبوں کے مقابلے میں اچھی ہے، بہتر ہوگی لیکن یہ کوئی جواز نہیں ہے اس بات کا کہ ہم اسے بالکل ہی چھوڑ دیں، اس پر ہم نظر نہ رکھیں اور اس کے بارے میں ہم پوچھیں نہ، ان کی کارکردگی پر ہم بحث نہ کریں۔ اغواء آئے روز ہوتے ہیں، ڈکیتیاں ہوتیں ہیں۔ Law and order situation جو ہے، وہ ٹھیک نہیں ہے اور یہ پہلی دفعہ ہے سر، جب سے یہ ہاؤس بنا ہے، میں تو یہ کہوں گا کسی نہ کسی وقت کوئی نہ کوئی ہمارے خاندان سے، فیملی سے، علاقے سے لوگ یہاں پر نمائندگی کرتے رہے ہیں اور جو Situation پہلی تھی، ہم یہ کہہ سکتے تھے اور بڑے اچھے طریقے سے کہ Law and order situation اس وقت آج کے مقابلے میں کہیں بہتر تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، آبادی بڑھتی ہے، Lawlessness ہوتی ہے اور گردونواح کے حالات بھی جو ہیں، وہ اثرانداز ہوتے ہیں۔ لیکن اسے ہم کبھی بھی اس کا جواز قرار نہیں دینگے کہ ہماری جو سروسز ہیں یہاں پر، وہ Slacken down ہوں، وہ کمزور ہوں، اتنی ترقی بھی ہو رہی انہی مدوں میں، انہی چیزوں میں اتنی ترقی بھی ہو رہی ہے سر، اب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 39 crore of rupees جو ہیں، Salaries کی مد میں Extra expenses دیئے گئے ہیں، اب ہمیں تو پتہ نہیں ہے اس کی Detail کی۔ یہ بھرتیاں کی گئیں ہیں، ایمپلائز کے لئے تنخواہوں کی مد میں یہ اضافہ کیا گیا ہے لیکن اب ہمیں یہ بتایا جائے، وہ جو نوکریاں دی گئیں ہیں، کیا وہ Tally کرتی ہیں 39 کروڑ روپے سے یا کہ یہ پیسے دیگر اور اخراجات کے لئے رکھے گئے ہیں؟ کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ سپاہیوں کی بھرتی اس قدر زائد ہو چکی ہے کہ جس کے لئے 39 کروڑ روپے جو ہیں Extra spend کئے گئے ہیں اور سر، پھر دوسرا میں یہ کہوں گا، دوسرا میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ تو اگر کوئی ایسی ایمرجنسی یا ایسے اخراجات جو کہ Unavoidable ہوں یا ایسی کوئی بات جو Emergent ہو، آجائے سر پر آفت کے طور پر، جس طرح Earth quake آ گیا، خدانخواستہ پولیس میں کوئی ایسی آفت نہیں آئی ہے جس کے لئے یہ اتنے Excess اخراجات جو ہیں، وہ کئے جاتے ہیں۔ تو میری یہ درخواست ہوگی سر، ایک تو ہمیں وزیر صاحب، محکمہ ہمیں پوری طرح سے یہ آگاہی دے کہ یہ جو اضافہ ہوا ہے، اس کا کیا جواز تھا اور

کس لئے کیا گیا ہے؟ ہم کسی چیز میں کوئی خدانخواستہ ایسی Hindrance نہیں چاہتے، ہم جو جائز چیز ہو اس کو ہم بڑی خوش اسلوبی سے طے کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں آگہی ہو، ہمارا حق ہے کہ ہم آگاہ ہوں، جو یہ گورنمنٹ Expenses کرتی ہے۔ Thank you sir۔

جناب سپیکر: آصف اقبال داودزئی صاحب۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ مسٹر سپیکر۔ سر، جس طرح پولیس کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی، بشیر بلور صاحب نے، مشتاق غنی صاحب نے اور شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب نے اس بارے میں ذکر کیا، میں ایک بات یہاں پر فخر سے کہتا ہوں کہ پورے ملک کی پولیس میں ہماری سرحد کی جو پولیس ہے، وہ مثالی ہے رویوں کے لحاظ سے بھی، خوش اخلاقی کے لحاظ سے بھی اور یہ بات نہ صرف ہم بلکہ یہ پورے ملک میں مانی جاتی ہے کہ صوبہ سرحد کی پولیس Is totally different from police of other provinces اور مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ صوبہ سرحد کی جو حکومت ہے، ایم ایم اے کی حکومت ہے، اس نے بھرپور کوشش کی ہے کہ جو Requirements ہیں، جو ضروریات ہیں پولیس ڈیپارٹمنٹ کی، چاہے وہ اس کی نفری میں اضافہ ہے، چاہے وہ اس کی Mobility کے لئے Transportation provide کرنا ہے، چاہے ان کو Modern weapons سے Equip کرنا ہے، چاہے ان کی ٹریننگ کا بندوبست کرنا ہے۔ ہم نے اس پر بھرپور توجہ دی ہے، چاہے ان کی خاندانی کفالت کی ذمہ داری اپنی کاندھوں پر لینا ہے، اس لئے ہم نے شہداء پیکج اناؤنس کیا ہے پولیس والوں کے لئے اور سپیکر صاحب، تب ہی ممکن ہوا ہے کہ آج اگر ہم تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں تو جتنے پولیس Encounters ہوئے ہیں، ان میں زیادہ Loss ڈیپارٹمنٹ کو ہوا ہے، مطلب، انہوں نے Face کیا ہے اپنے سینے پر۔ مجھے فخر ہے کہ آج ہم ملک سعد شہید کو بڑے فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں، ہم خان رازق خان کو بڑے فخر سے یاد کرتے ہیں، ہم شہید عابد علی کو بڑے فخر کے ساتھ یاد رکھتے ہیں، جو دوسرے ہمارے کانسٹبلز ہیں، جنہوں نے اس صوبے کے عوام کی خاطر اور ان کی جان کی خاطر اپنے۔۔۔

(قائد حزب اختلاف): سر، ہم پولیس کی Performance کو Discuss نہیں کر رہے ہیں اور پولیس کے ہم ان اخراجات پر اختلاف بھی نہیں رکھتے، ہمیں وزیر صاحب Facts بتائیں؟ وہ اس موضوع پر بحث کریں کہ جو Discuss ہو رہا ہے۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: Sir, I do not understand کہ جب میرے فاضل ممبر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ 93 کروڑ روپے کی Salaries میں اضافہ ہے، تو وہ کدھر سے آیا ہے؟

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب، ماته بنکاری، دا دوئ چې وختي راسے بحث کولو، سپیکر صاحب، دے هم په دغه طريقه باندې را روان دے خو که دوئ لږ صبر اوکړوجي۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، اب یہ زیادتی ہوگی کہ میرے فاضل ممبر اٹھیں، وہ بجٹ پر بحث کرنے سے پہلے پورے ڈیپارٹمنٹ یا پورے حکومت کے بارے میں بات کریں تو میری ذمہ داری بنتی ہے۔ بحثیت حکومت کہ میں ان کے Reservations کو، میں ان کے Ideas کو Clear کر دوں۔ باقی جتنا بھی اس میں ہم نے ڈیمانڈ کیا ہے، میں اس کی Detail ایوان کے سامنے ضرور رکھوں گا لیکن جو باتیں وہاں پر ہوئی ہیں، میرے صوبہ سرحد کے اندر ایک پولیس کانسٹیبل جو ہے، وہ 609 افراد کی آبادی کے لئے Responsible ہے کہ اس کی Look after کرے۔ یہاں پر اس صوبے کی امن کی خاطر ہم نے بہت سارے Steps اٹھائے ہیں، ہم نے پولیس کو، میری ریکویسٹ ہو گی کہ میرے فاضل جو ممبران ہیں، اگر انہوں نے اپنے باری پر باتیں کرلی ہیں، اگر کچھ رہتی ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں، وہ اپنے، پھر جو ہے Decide کرلیں۔۔۔۔

(قائد حزب اختلاف): دیکھیں سر، ہم نے، سر! ہم نے ایک اور نکتے پر بھی بحث کرنی ہیں، یہ ذرا Precise ہوں اور To the point بات کریں۔

وزیر اطلاعات: سر! ان کی Speech میں ہم Interrupt نہیں کرتے سر، تو Kindly آپ کے Through ان سے ریکویسٹ ہے کہ جب ہمیں موقع ملتا ہے تو ذرا Kindly یہ Patience کے ساتھ سنتے رہیں۔ ہماری حکومت نے، ایم ایم اے کی حکومت نے اپنی Meager resources کے ہوتے

ہوئے تقریباً چھ ہزار فورسز مزید بھرتی کئے ہیں اور اللہ کا کرم ہے کہ مزید ساڑھے سات ہزار بھرتیاں اس وقت جاری ہیں (تالیاں) اس کے علاوہ کیپٹل سٹی پر Focus کرتے ہوئے ہم نے آٹھ مزید تھانے Increase کئے ہیں، یہاں پر ان میں اضافہ کیا ہے۔ حیات آباد اغواء کی بات ہوئی، حیات آباد جو ہمارا پوش ایریا ہے، وہاں پر آئے روز اغواء ہوا کرتے تھے۔ ہماری حکومت نے ایک Step لیا کہ جو ہمارا ٹرائیبل ایریا ہے، وہاں پر ہم نے ایک دیوار تعمیر کرنی چاہی، آپ سپیکر صاحب، پریس اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس کے خلاف کس پارٹی کے لوگ اٹھے ہیں اور اس کی مخالفت کس نے کی ہے؟ اور ابھی تک اس کو مکمل نہیں ہونے دیا ہے۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر سر! ہم تو دیواروں کے مخالف ہیں، ہم تو دیواریں نہیں لگانا چاہتے، ہم تو کہتے ہیں کہ جو دیواریں ہیں ان کو بھی ختم کریں، لوگوں کے ساتھ تعلق ٹھیک کریں، اپنی پالیسیاں ٹھیک کریں تاکہ Law and order situation ٹھیک ہو۔ برلن کی دیواریں ہٹ سکتی ہیں اور یہاں ہم دیواریں لگا رہے ہیں، یہ کونسا Policy matter ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بات یہ ہے، جناب سپیکر میں ایک ، کیونکہ اور بھی کافی ڈیمانڈز ہیں۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ Performance تو جنرل بجٹ جب ہوتی ہے، مین بجٹ، اسمیں Performance ڈسکس ہوتی ہے، یہاں پر تو Specific ہے، کہ جی ہم تو چاہتے ہیں ممبران صاحبان، کہ یہ پیسہ آپ نے کس، جب الاؤنسز میں یہ دے رہے ہیں، Pay میں دے رہے ہیں تو کتنے لوگوں کو بھرتی کیا اور ان کی کتنی تنخواہ بنتی ہے۔

وزیر اطلاعات: سر جی، اب مجھے سمجھ نہیں پڑتی کہ میرے فاضل ممبران اٹھتے ہیں، وہ مکمل پولیس پر بات کرتے ہیں، پورے ساڑھے چار سال پر بات کرتے ہیں، ہماری مثالیں دی جاتی ہیں کہ جناب، ہمارے صوبے کی مثال دی جاتی ہے کہ پورے ملک کی نسبت یہاں پر امن زیادہ ہے تو یہ انہوں نے Generalize کیا ہے، پورے ہمارے ساڑھے چار سال کو، ایف سی پلاٹونز کی بات ہوئی۔ ہمارے بشیر بلور صاحب جب سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے، انہوں نے بھی ڈیمانڈ کیا تھا، یہ ہماری بھی ڈیمانڈ

شروع دن ہی سے تھا کہ جو ہمارے ایف سی کے پلاٹونز ہیں، وہ ہمیں واپس دے دی جائیں۔ اس کے ساتھ ہم نے بار بار یہ ڈیمانڈ کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ جو فورسز Extra ہماری یہاں پر تھیں، وہ ہمیں واپس کی جائیں۔ موٹروے پولیس کی بات ہوئی، ہماری کوشش ہے کہ یہاں پر جس حد تک بھی ہو، ہم اپنے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو سدھار سکیں، ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جو Points raise ہوئے ہیں کہ یہ پیسے کس مد میں خرچ ہو رہے ہیں اور جو پندرہ فی صد مہنگائی الاؤنس کا، پچھلے سال بجٹ میں اضافہ ہوا تھا، اس کو ملا کر اور جو ہم نے بھرتیاں کی ہیں، ان نئی بھرتیوں کو ملا کر، تنخواہ الاؤنس وغیرہ، اس کو ملا کر 401.19 ملین ٹوٹل روپے یہ بنتے ہیں۔ دیگر اخراجات میں لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے کے لئے ہمارے پاس جو ایک ہی فورس ہے، That is Police، اس کو Strengthen کرنے کے لئے جو سیکیورٹی سے متعلق ساز وسامان کی خریداری ہے، 6.6 ملین روپے اس کی مد میں ہیں۔ بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کے لئے جو امداد ہے، 12.944 ملین اس کے لئے ہیں۔ Mobility کے لئے اور گاڑیوں کے خریداری کے لئے 37.719 ملین روپے ہیں۔ گورنر ہاؤس کی سیکیورٹی کے لئے ساز وسامان کی خریداری، 5.212 ملین روپے اس کے لئے ہیں۔ جنوبی اضلاع میں پولیس کے وائرلیس ساز وسامان کی خریداری کے لئے 6.22 ملین روپے ہیں۔ یہ ٹوٹل جو ہیں یہ Loud lay out ہے، جو کہ ہم نے اس کے لئے ڈیمانڈ کی ہے سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم نے بات 39 کروڑ کی کی ہے، ڈیمانڈ ان کا 49 کروڑ کا ہے۔ یہ دس کروڑ منسٹر صاحب جو بتا رہے ہیں، یہ وہ دس کروڑ والے بتا رہے ہیں۔ ہم 39 کروڑ کی بات کر رہے ہیں کہ 39 کروڑ کدھر خرچ ہوئے۔

وزیر اطلاعات: سر! میں نے عرض کیا، شاید فاضل ممبر کا دھیان کسی دوسری طرف تھا، 15% جو Increase ان۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ تو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے سال کی Lump sum اپنے ساتھ، یہ جو Pay میں increase ہے وہ رکھا ہوا تھا One billion سے زیادہ،

اور ایک سال 127 crore rupees فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اپنے ساتھ Lump sum میں رکھا ہے کہ وہ جب مہنگائی، یہ جو تنخواہیں زیادہ ہونگی،ان میں سے Lump sum دیا جائے گا۔جناب سپیکر، ہم اس کو دو جگہ تو نہیں دے سکتے۔ایک طرف تو فنانس ڈیپارٹمنٹ Lump sum میں رکھتا ہے، دوسری جگہ آپ کہتے ہیں کہ ہم دے رہے ہیں تو پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ وہ 1.27 بلین کدھر دے رہے ہیں۔

وزیر اطلاعات: سر، وہ جب فنانس پر کٹوتی کی تحریک پیش ہوئی تھی، شائد اس وقت یہ Question کرتے، اس وقت جو ڈیٹیل میں دے رہا ہوں، جو Figure میری ڈیمانڈ تھی اس میں جو نئی بھرتیاں ہم نے کی ہیں، جو نئی آسامیاں پیدا کی ہیں اس پہ جو چارجز enter ہو رہے ہیں اس کے، جو مہنگائی الاؤنس میں Increase ہے اس کے چارجز جو ہیں وہ، اور 4401.809 million روپے بنتے ہیں، 40 کروڑ روپے یہ بنتے ہیں جو کہ ان کے سوال کا جواب ہے۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! دے کټ موشن باندې جی، خبره مے کوله۔

جناب سپیکر: ستا سو کټ موشن نشته۔

جناب خلیل عباس خان: منسټر، دا اهم خبره ده جی۔ دوئ دے کبنې د پولیس۔۔۔۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب، ستاسو خو کټ موشن نشته او تاسو۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: دغه کټ موشن باندې مے جی خبره کوله۔ دے کبنې دوئ چې کوم د پولیس د کارکردګئ اندازه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو نوم په لسټ کبنې نشته۔

جناب خلیل عباس خان: زما دے کبنې ئے نوم اچولے وو جی۔

جناب سپیکر: کوم دے ؟

(قہقہہ)

جناب خلیل عباس خان: نوم ئے زما اچولے وو، Miss شوے به وی۔ ما دے کبنې دغه کړے وو، کټ موشن کبنې زما نوم وو۔ Misprint شوے به وی جی، تاسو او ګورئ لږ۔

آواز: Misplace شوے بہ وی (قہقہہ) خیر دے خبرہ اوکړہ۔

جناب خلیل عباس خان: زما مقصد دا وو جی، چې دے کښې ، منسټر صاحب پکښې د پراونشل پبلک سیفټی کمیشن او کمپلینټ ذکر اونہ کړو چې د پولیس آرډیننس کښې یو ډیر اهم شے دے۔ د هغې د نفاذ د پارہ حکومت ترا اوسہ پورے هیڅ هم نہ دی کړی۔ هغہ یو ادارہ دہ، پراونشل پبلک سیفټی کمیشن اینډ کمپلینټ، کمیشن چې کوم نہ د پولیس د کارکردګئ پتہ لګی، هغې بارہ کښې دوئ هیڅ هم او نہ کړل جی۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! تاسو د هاؤس، د ټی بریک نہ مخکښې د هوم ډیپارټمنټ پہ بریفنګ کښې چې کوم Detail ما پیش کړو، پہ هغې کښې باقاعدہ ما ذکر اوکړو چې پراونشل پبلک سروس کمیشن او ډسټرکټ پبلک سیفټی کمیشن د پارہ پہ هوم ډیپارټمنټ کښې باقاعدہ د هغوی پیسے پرتے دی۔ دا یو دے سرہ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر، میں ثناءاللہ میانخیل صاحب کو جو سابقہ منسٹر بھی ہیں، انہیں پی اے ہال میں Welcome کہتے ہیں۔ ثناءاللہ میانخیل صاحب۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ما تاسو تہ عرض کولو جی، چې دا تاسو دے ټی بریک۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، یہ تو۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، پوائنٹ میرا یہ ہے سپیکر صاحب، کہ ہم نے، ٹی بریک سے پہلے آپ نے کہا تھا کہ یہ 72 کروڑ روپے کی Detail ہمیں ہاؤس میں بتائیں گے اور ٹی بریک ختم ہو گیا، وہ ابھی تک نہیں بتایا انہوں نے۔

جناب سپیکر: جب وہ آئے گی تو پھر، مطلب ہے کہ یہ تو پولیس پر ہے، ڈیمانڈ نمبر 3 ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: وہ بھی ساتھ لے لیں تو اچھی بات ہو گی۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا وہ آپ نے پاس کروا دیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ نہیں، وہ نہیں ہوا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ نہیں ہوا تو وہ بعد میں آئے گا؟

جناب سپیکر: وہ پینڈنگ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ بعد میں آئے گا؟

جناب سپیکر: وہ تو اس کے بعد ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، پھر ٹھیک ہے۔

جناب بشیر خان بلور: جناب سپیکر صاحب، ہم تو۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بارے میں آپ۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! اس کے بارے میں، یہ ہے کہ مونږ خو د دې منسټر صاحب د دې تفصیلات نه مطمئن نه یو او دا مونږ وایو چې دا هاؤس ته د پیش شی۔

Mr. Speaker: Jee. Now I put the cut motions to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

نہیں، یعنی آپ چیلنج کرتے ہیں؟

آوازیں: جی۔

جناب سپیکر: جو ان کٹ موشنز کے حق میں ہیں وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں، سیکرٹری صاحب! گن لیں آپ ان کو۔ 21، جی۔ (کسی کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ بیٹھ جائیں۔ جو ان کٹ موشنز کی مخالفت میں ہیں وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں اور سیکرٹری صاحب! گن لیں ان کو۔ 45 اور 21، The cut motions are defeated and demand No.9 is granted.۔

(تالیاں)

ڈیمانڈ نمبر 6 جو کہ Explanation کے لئے پینڈنگ رکھا گیا تھا۔ جناب آصف اقبال داودزئی صاحب!

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! اس میں جو Majors head ہے، وہ Earth quake affecters کے بارے میں ہے سر۔ جس میں Compensation to the earth quake affectees in NWFP.، وہ ستاسٹھ کروڑ چھتیس لاکھ چونسٹھ ہزار روپے بنتے ہیں سر۔ اس میں یہ تھا کہ جو Affectees کو Compensation کی مد میں پیسے جاتے ہیں، وہ ریلیز ہوتے ہیں ایرا سے یہاں پراونشل فنانس ڈیپارٹمنٹ کو، جو کہ آگے جو ہمارا پراونشل ڈیپارٹمنٹ ہے پیرا، ہم اس کو ریلیز کرتے ہیں۔ تو یہ سارے وہ پیسے ہیں جو کہ وہاں سے ریلیز ہوئے ہیں، ہم نے آگے ان کو Further release کیا ہے۔

(قائد حزب اختلاف): سر، یہ جو Compensation کے پیسے ریلیز ہوئے ہیں، وہ There is a system evolved by ERRA at district level، تو اس میں یہ ہوتے ہیں اور اس میں ERRA is involved. ۔ ہم نے آج تک وہاں پر پیرا کا کوئی نمائندہ جو ہے وہ Compensation کی Distribution میں نہیں دیکھا۔ اس میں یہ ہوتا ہے، آرمی کے لوگ ہوتے ہیں، Then the Local Nazim اور پراونشل گورنمنٹ کا ایک ڈی آر او ہوتا ہے، پٹواری تحصیلدار وغیرہ۔ لیکن یہ آج، I don't know کہ وہ ڈائریکٹ اس وقت پیسے جو ہیں Those used to come to the DCO اور PERRA اس وقت Form بھی نہیں ہوئی تھی جس وقت یہ Compensations وغیرہ دی جا رہی تھیں، تو وہاں پر آج تک، مطلب ہے جو بھی Complaints ہوتی ہیں یا جو بھی بات ہوتی ہے، It is with ERRA اور وہاں پر بڑے جھگڑے لگے ہوئے ہیں، لوگ Compensations کے لئے ابھی بھی Wait کر رہے ہیں۔ یہ وہ اس Compensation کی بات کر رہے ہیں یا کسی اور Compensation کی بات کر رہے ہیں۔ اگر اس کی بات کر رہے ہیں تو That is directly dealt with by ERRA، تو یہ جو کر رہے ہیں I don't know, پیرا تو ہم نے وہ فگرز ہوتی دیکھی ہی نہیں ہیں اس بار۔ تو یہ کونسی Compensation ہے؟ We don't know۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جیسا کہ میرے بھائی نے کہا ہے، اس پر تو کروڑوں روپے کی گاڑیاں خریدی گئی ہیں اور وہ گاڑیاں جو ہیں، ذرا اگر منسٹر صاحب اس کی بھی تفصیل بتائیں کہ یہ جو 67 کروڑ روپے، یہ زلزلہ جو 2005-06 میں آیا ہے تو آیا 2005-06 کے بعد یہ جب بجٹ بنا رہے

تھے، 2006-07 میں، تو اس میں یہ انہوں نے اس وقت کیوں نہیں لکھا تھا؟ کہ آج ضمنی بجٹ میں یہ پیسے ہم سے وصول کر رہے ہیں اور اس میں جو ایرا اور پیرا جو بنا ہے، جتنے بھی وہاں پر Developments ہو رہی ہیں، آپ ذرا جا کر ایک دفعہ دیکھیں تو سہی۔ یہ میرے بھائی ہزارہ کے بیٹھے ہوئے ہیں، زیادہ تر پیسے جو ہیں وہ تو تنخواہوں میں اور ملٹری والے لے رہے ہیں۔ زیادہ تر وہ پیسے گاڑیوں میں خرچ ہو رہے ہیں اور وہ گاڑیاں پشاور میں پھر رہی ہیں۔ تو قوم کو اور عوام کو پیسہ نہیں پہنچ رہا۔ ہمارا مقصد کہنے کا یہ ہے ہاؤس میں بار بار بات کرنے کا اور پریس کے Through بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ پیسہ جو ہے، قوم کا ضائع ہو رہا ہے۔ یہ پیسے جو صحیح مستحق لوگ ہیں ان کو نہیں مل رہا ہے۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ پیسہ مستحق لوگوں کو پہنچے اور ان کے کام آ سکے۔ یہ قوم کا پیسہ ہے جو ضائع نہ ہو۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم حکومت کے لئے کوئی Problem create کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیسے صحیح جگہ پر لگیں، یہ موٹر گاڑیاں، یہ ایرا اور پیرا میں جتنے بھی جرنیل مرنیل بیٹھے ہوئے ہیں، سب کروڑوں روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ وہاں جتنی آرمی کام کر رہی ہے سارا پیسہ ہم سے لے رہے ہیں۔ آرمی کی ہم تعریف تو کرتے ہیں کہ ہر موقع پر ہمارے ملک کی مدد کرتے ہیں، مگر وہ اپنی، جو تنخواہیں ہیں اور یجنل، وہ لیتے ہیں اور ہمارے پیسوں سے بھی تنخواہیں لیتے ہیں۔ تو پیسہ جو ہے، وہ غلط جگہ پر لگ رہا ہے اس لئے ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ مہربانی کر کے اس کی چھان بین کی جائے اور اس کی مکمل طریقے سے، Detail طریقے سے ہمیں بتایا جائے کہ کیا پوزیشن ہے اس کی؟

<u>جناب مشتاق احمد غنی</u>: جناب سپیکر! یہ آج ہمارے لئے یہاں پر نئی بات ہوئی ہے۔ جیسے گستاسپ صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر جو Ground reality ہے، ہم اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، وہاں پر جو ریلیف کا کام ہوتا ہے، اس کا Total system separate ہے اور ایرا کا نظام ہے اور یہ جو پیسے ہیں، یا تو اس کی بڑی انوسٹیگیشن کی ضرورت ہے کہ یہ کروڑوں روپے کہاں جا رہے ہیں، کس کو مل رہے ہیں، کون لوگ لے رہے ہیں؟ کیونکہ جو Affectees ہیں، وہ تو Through Banks ان کو Cheques ملتے ہیں اور اس کا Totally ایک Separate نظام ہے، اس سے تعلق ہی نہیں اس کا بنتا۔ تو یہ اگر پراونشل گورنمنٹ نے کوئی مہربانی کی ہے اور اس علاقے کے لئے کوئی پیسے دیئے ہیں تو یہ کس مد میں دیئے ہیں اور

کن لوگوں نے وصول کئے ہیں؟ ہم اس چیز کی تہہ میں پہنچنا چاہتے ہیں ورنہ یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ پراونشل گورنمنٹ نے اگراتنی بڑی رقم دی ہے اس علاقے میں اور جیسے گستاسپ صاحب نے کہا ہے کہ وہاں توروز جلوس نکلتے ہیں، لوگ ایرا سے بھی مطمئن نہیں ہیں، ان کی کارکردگی سے بھی مطمئن نہیں ہیں تو یہ پراونشل گورنمنٹ کا اتنا کروڑ روپے، وہ کس مد میں چلا گیا ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، میں ایک گزارش کروں گا؟

جناب سپیکر: ان کے جواب سے اگر آپ مطمئن نہیں ہیں، تو۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں نے ابھی، وہ جو چیز ہے، صرف یہی ایک وضاحت کرینگے۔ ہمارا کسی بات کو Oppose کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ ہم کوئی Undue بیچ میں وہ، We just want to understand. یہ 67 کروڑ روپے ہیں، Sir, it is not a meager amount۔ یہ 67 کروڑ روپے جو ہیں ان کی Break up ہمیں بتائیں کہ کس کس کو Compensation دی، کیسے دی اور کن کن مدوں میں لگا؟ اب یہ Detail کوئی مشکل نہیں ہے کہ یہ کیسے خرچ ہوئے؟ Compensation, land compensation دی ہے، کسی کو ہاؤسسز کی Compensation دی ہے کیونکہ تین تین محکمے تو ادھر کام نہیں کرتے وہ تو Compensation ایک ہی ایرا کی آتی ہے Through cheques آتی ہے۔ اس کا ہمیں ذرا بتادیں؟

وزیر اطلاعات: سر، جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔ آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں یا نہیں ہیں؟ مجھے آپ بتائیں کہ آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں یا نہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، میں آپ کو، This is، کمیٹی میں بجٹ ڈسکس نہیں ہوتا۔ کمیٹی میں وہ تفصیلات نہیں آتیں سر، کمیٹی میں جو مینڈیٹ آپ نے دیا ہے، We are looking into that اور وہ کچھ یونین کونسلز رہتی ہیں، ریلیف کے بارے میں ہماری وہ ہے لیکن This compensation، ہم تو سمجھتے ہیں کہ ہم ایرا والی Compensation کو دیکھ رہے ہیں، اس کا تو ہمیں پتہ بھی نہیں تھا، یہ تو اب ہم

نے ضمنی بجٹ میں دیکھا ہے کہ This is also one of the thing جس کے لئے ڈیمانڈ کی جائے گی۔ میاں نثار صاحب اس کے چیئرمین ہیں، He knows about it۔

میاں نثار گل: میں اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں جناب سپیکر۔ شہزادہ صاحب نے جس طرح فرمایا، صرف ریلیف ادھر ڈی آر او تقسیم کرتا ہے اور ہم خود دو تین دفعہ گئے بھی ہیں مانسہرہ، ہم نے سب کچھ دیکھا بھی ہے۔ مطلب، آپ نے بتادیا تو کمیٹی نے دو تین دفعہ Visit بھی کیا۔ جتنا ریلیف ادھر تقسیم ہو رہا ہے، میں As a Chairman اس پر Satisfied نہیں ہوا اور بہت جلد آپ کو رپورٹ پیش کرونگا۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: اب تو بلی تھیلے سے باہر آگئی، اب تو پتہ لگ گیا کہ مطلب ہے، جب آپ نے کمیٹی بنائی اور اس کا چیئرمین مطمئن نہیں ہے، ممبران جو اس علاقے سے تعلق رکھنے والے ہیں، ان کو پتہ نہیں ہے کہ 67 کروڑ روپے۔۔۔۔

(شور)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! ہم اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور جب خزانے سے اتنی بڑی رقم، ہم تو یہ بات کر رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یا تو یہ ہے کہ اس کٹ موشن کو، یا اس کے ہوتے ہوئے مطلب یہ ہے، جو رپورٹ آجائے تو آپ کے پاس پھر آپشن ہے اس پر ڈسکشن کی؟

جناب عبدالاکبر خان: اس کے متعلق جناب، ہم تو صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے متعلق تو مطلب ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ووٹ کے لئے Put up کروں۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر، بات ووٹ کی نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قومی خزانے سے اتنی بڑی رقم چوری ہو گئی ہے، کہیں پر اس کو ڈھونڈنا ہے کہ کدھر گئی؟

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو گورنمنٹ تو اپنی Brute majority سے اس کو Kill کریگی لیکن یہ 67 کروڑ روپے، اس وقت کسی کے پاس بھی حساب نہیں کہ کس کو ملے ہیں جناب سپیکر؟ ٹھیک ہے ہم نہیں کہتے کہ

آپ ڈیمانڈ کو Put نہ کریں ووٹ کے لئے کیونکہ آپ کا، لیکن ان فیصلوں پر حساب کتاب کے لئے دس دن، آٹھ دن یا پانچ دن، آپ مقرر کرلیں کہ وہ دے دیں، Detail دے دیں۔

(شور)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، ہماری تو۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: صوبائی حکومت نے تو دے دیا ہے اس لئے بجٹ میں انہوں نے Reflect کیا ہے، آگے کدھر گئے ہیں؟ یہ پتہ کرنا اس ایوان کی Responsibility ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: ہم تو یہ سمجھتے ہیں سپیکر صاحب، جب یہ ضمنی بجٹ آتا ہے تو انہوں نے پیسے خرچ کر دیئے ہیں۔ اب یہ پیسے جو ہیں، یہ Legalize کرتے ہیں کہ اگر اسمبلی اس کو پاس کرے تو وہ Legalize ہوگا، نہ کرے تو Irregularity میں آجائے گا۔ پاس تو یہ کرلیں گے، Bulldoze بھی کر لیں گے مگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ 72 کروڑ روپے جو ہیں، یہ عوام کے خون پسینے کی کمائی کہاں لگی ہے؟ ہمیں وہ چیز بتائیں؟

وزیر اطلاعات: سپیکر سر! یہ واقعی جس طرح ڈیمانڈ کر رہے ہیں، ڈیمانڈ کے مطابق ہم ان کو تمام Details provide کرلیں گے لیکن اس وقت، اسی لمحے چونکہ 67 کروڑ روپے Distribute ہوئے ہیں، پراونشل گورنمنٹ نے وہاں پر ریلیف کے سلسلے میں Distribute کئے ہیں۔ مکمل ہر ڈسٹرکٹ کی الگ الگ Detail ہے۔ میری ان سے ریکویسٹ ہے کہ کوئسچن لے کر آئیں، جو Next ہمارا سیشن ہوگا اس میں مکمل Detail ہم ان کو Provide کردیں گے اس پر۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! یہ Next session نہیں، مطلب یہ ہے سیشن میں دو تین دن کے بعد ہمیں رپورٹ دے دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ رپورٹ دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں منسٹر نے Assurance دے دی کہ میں Provide کروں گا۔ اب اگر آپ لوگ اپنا کٹ موشن Withdraw کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ، مطلب ہے وہ تو۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر ہمیں وقت نہیں بتاتے، اگر وہ کہتے ہیں کہ پیش کروں گا، پیش کروں گا تو ہوسکتا ہے کہ وہ دس سال کے بعد پیش کرے، پانچ سال کے بعد پیش کرے۔ تو ٹھیک ہے ہم تو ان کے ساتھ ووٹ

میں شریک ہیں، ہم ان کو یہ جو ڈیمانڈ ہے دے دیتے ہیں لیکن ہمیں دو تین دن میں بتا دیں ان پیسوں کی Detail، کہ یہ 67 کروڑ روپیہ کدھر گئے ہیں؟

وزیر اطلاعات: سپیکر سر! آپ نے پہلے بھی بات کی تھی کہ جب آپ ایک دن مختص کرینگے زلزلہ پر ڈسکشن کے لئے، اس میں Wind up speech میں مکمل Detail ہم ان کو Provide کر سکتے ہیں سر۔

ایک آواز: شریعت نہ بنائیں اسے۔

وزیر اطلاعات: ایک تو Logical بات ہے کہ اگر اپوزیشن کو کسی ڈیپارٹمنٹ کے کسی پوائنٹ کے بارے میں کوئی وہ ہے تو Regular جو کوئیسچنز ڈیپارٹمنٹ میں Put up ہوتے ہیں، وہ اس میں Put up کر سکتے ہیں کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں جب Questions answers ہونگے اس میں ہم Put کر سکتے ہیں۔ Otherwise جب آپ مختص کریں گے، Next session میں ہم زلزلہ زدہ علاقوں میں ریلیف، جو تعمیر نو کا کام ہے، چونکہ ہمارے لیڈر آف اپوزیشن نے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ ایک دن اس کے لئے مختص ہو ہمارے جو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! 72 کروړ روپو کبنې پارتې خان نه جوړ ؤ، دا اوس Put up کړئ۔

Mr. Speaker: Now I put the cut motions to vote. Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the cut motions are defeated. Now the question is that demand No.6 may be granted.

جناب مختیار علی: لکه د ګډو چغو سورو له کافی۔۔۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ it, demand No.6 is granted.

جناب عبدالاکبر خان: مبارک ہو۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! یو پوائنټ آف آرډر باندې مونږ تاسو ته ریکویسټ کړے وو جی، که اجازت مو راکړو، مهربانی مو اوکړه۔

جناب سپیکر: نو، بس زما په خپل خیال نور ډیمانډز به مونږ سبا واخلو۔ بیا قاری عبدالله صاحب دے او دغه دے، نو ګورئ که زما په خیال ډیمانډز باندې راشو نو بنه به وی۔

جناب خلیل عباس خان: زه یو منټ به اخلمه ستاسو۔

جناب سپیکر: دا قاری عبدالله صاحب سحر دغه کړے وو۔ زه ټولو ته موقع ورکوم جی۔ قاری عبدالله صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: ٹهیک شو جی۔

جناب مختیار علی: هغه خو به د جمعے خطبه ورکوی۔

مولانا امان اللہ حقانی (وزیر اوقاف): جناب سپیکر صاحب! د مونځ ټائم شروع دے، د مونځ د پاره ټائم شوے دے۔

قاری عبداللہ بنگش: میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یاد بھی فرمایا اور موقع بھی دیا۔ میں آپ کی وساطت سے یہ بات FHA کے ذمہ داروں کے نوٹس میں لانا چاہونگا کہ کوہاٹ سے لیکر ٹل تک جو جی ٹی روڈ ہے، اس پر کام ہو رہا ہے لیکن وہ کام انتہائی ناقص ہے، حد درجہ ناقص میٹریل اس میں استعمال کیا جارہا ہے۔ میں اس موقع پر FHA کے ذمہ داران سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ فوری طور پر وہاں کام روک دیا جائے اور صحیح طریقے سے وہاں پر کام کی نگرانی ہو، تاکہ وہ جو ایک انتہائی مصروف شاہراہ ہے اس پر کام صحیح طریقے سے مکمل ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں محکمے کے چیف انجینئر ورکس اینڈ سروسز یہاں پر تشریف رکھتے ہیں انہوں نے Notes لے لئے۔ جی، خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ پرون زمونږ چیف منسټر صاحب د دې ملک سعد فلائی اوور افتتاح کړے ده۔ ډیره بنه خبره ده، سهولت یو جوړ شو۔ هغوی دا دعویٰ کړے ده چې په دې باندې 28 کروړ روپئ لګیدلی

دی۔ نن یو باران شوے دے ، زہ تاسو تہ دا استدعا کوم چې تاسو او دا اسمبلی د راوځی دے گیټ نہ بھر، بھر د حال اوگوری، د ډنډونو حال د اوگوری، اوبہ اولاړے دی۔ ټریفک سگنلے ، هغه خرابے دی او لویه خبره په دې کښې دا ده جی، چې دا ټریفک سگنلے په لکھونو کروړنو روپو لگیدلی دی خو دا څوک Own کوی نہ۔ سی ډی ایم ډی والا وائی چې دا زمونږ Responsibility نہ دہ۔ ټاؤن والا وائی چې دا زمونږ Responsibility نه ده، بلکه دا چوک چې دے ، کینټ والا وائی چې دا زمونږ حدود کښې نه دے۔ ټاؤن والا وائی چې دا زمونږ حدود کښې نه دے ، نو مهربانی اوکړئ سپیکر صاحب، تاسو د هاؤس یو کمیټی په خپله سربراهئ کښې یو منټ له دے گیټ نه بهر راوځئ۔ دا اوگورئ د اسمبلی نه بهر چې پرون د 28کروړ روپو دعوی داری کیده چې مونږ پیښور کښې اولگولے ، مونږ دا اوکړل او هغه مو اوکړل۔ نن اوگورئ چې د اوبو ډنډونه ولاړ دی یو باران سره۔ ټریفک سگنلے کار نه کوی، هسې هغه خبرې دی جی، چې کیږی۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): Interpretation صحیح نہیں ہو رہی ہے اس وجہ سے ہمیں پتہ نہیں چلا۔

جناب سپیکر: انہوں نے ملک سعد برج کے بارے میں فرمایا کہ کل اس کا افتتاح ہوا ہے اور آج اس کی حالت دیکھیں یعنی پانی کھڑا ہے، آمد و رفت بالکل معطل ہے۔ اس بارے میں اس نے فرمایا، تو یہ کس کی Responsibility ہے؟

وزیر بلدیات: یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی Responsibility ہے، ان کو ضروری ہدایات جاری کرینگے اور ان شاءاللہ وہاں پر یہ پانی وغیرہ یہ ساری چیزیں Remove ہونگی اور آج ہی کرینگے اس کو۔

مولانا امان اللہ حقانی (وزیر اوقاف): جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب۔

وزیر اوقاف: جناب سپیکر صاحب! وہاں پر جو افتتاح ہوا ہے وہ تو فلائی اوور کا افتتاح ہوا ہے اور جو نکاسی آب کا مسئلہ ہے اس پر کام ابھی بھی شروع ہے، وہ تکمیل تک نہیں پہنچا ہے۔ ان شاءاللہ جب تکمیل تک پہنچ جائے تو پھر وہاں پر پانی بالکل کھڑا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: زبیدہ خاتون صاحبہ۔

حج کرایہ میں اضافے پر بحث

محترمہ زبیدہ خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ وفاقی کابینہ نے حج کرایوں میں جو دس فیصد کا اضافہ کیا ہے یہ پاکستانی عوام کے ساتھ ایک سراسر زیادتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان کے عوام جو ہیں وہ مذہب سے والہانہ محبت رکھتے ہیں اور باوجود اس کے کہ یہاں پر غربت کی شرح بہت زیادہ ہے لیکن ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ لوگ جو ہیں، وہ حج کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں وفاقی حکومت سے، یعنی ہم ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں جس میں ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔ تو Rules کو Suspend کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ مجھے ایک بڑا۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ نے بات کر لی ہے۔ مطلب ہے، فیصلہ کریں گے نا، مذہبی امور کے، جناب امان اللہ حقانی صاحب!

جناب امان اللہ حقانی (وزیر اوقاف): جناب سپیکر صاحب، ٹھیک ہے اگر قرارداد آ گئی تو ہم اس کے ساتھ اتفاق کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ، یہ جو آج کرایوں میں اضافہ ہوا ہے، اس کے بارے میں قرارداد ہے۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر صاحب! زه جی، یو عرض کوم په دې باره کښې ـ یو د پی آئی اے په کرایه کښې اضافه ده، د دې مونږ ملګرتیا کوؤ خو ځومره پورے چې د حج په کرایه کښې د اضافے تعلق دے ، قرآن چې کومه فیصله کړے ده، دا خو صاحب استاعت سړے ځی، چې هغه Ten percent برداشت، د حج سره محدود چې کومه خبره ده، هغه په دې باندې نه لاګو کیږی۔ البته د کرایے د اضافے مونږ مطلب دا دے ملګرتیا کوؤ۔

ایک آواز: نه د ځی کنه چې نه شی برداشت کولے ۔

جناب سپیکر: جی، امان اللہ حقانی صاحب!

وزیر اوقاف: ہندوستان کی حکومت بھی حج کے ایام کے دوران اپنے کرایوں کو کم کرتی ہے۔ تو یہاں پاکستان میں بھی چاہیئے کہ کرائے کم ہوں حج کے سیزن کے دوران، تو ہمارا اس سے اتفاق ہے اگر قرارداد آ جائے تو ہم بالکل اس کو سپورٹ کرینگے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ Rules suspension کی استدعا کریں۔ 240 کے تحت 124 رول جو ہے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: نه، دوئ دا قرارداد چې اولیکلو، مونږ نه به هم تپوس کوئ او که نه به کوئ؟

جناب سپیکر: ولے به تپوس نه کوؤ۔ چې Rules suspend کوؤ نو چا نه به تپوس کوؤ؟

جناب بشیر احمد بلور: زما دا عرض دے سپیکر صاحب، چې دا ملک، پاکستان د اسلام په نوم جوړ دے، د دوئ د وینا مطابق، پکار دا دی چې دا خلق د فری حج ته واستوی۔ دا دس پرسنټ Increase چې دے دا زیاتے دے، زه وایمه چې شل پرسنټ د Decrease کړی چې خلق زیات نه زیات حج ته لاړ شی۔ دا خو ډیره ښه خبره ده چې خلق حج ته لاړ شی۔ دے کښې د دا اولیکی چې بیس پرسنٹ کرایہ کم کیا جائے تاکہ غریب لوگ بھی حج پر جاسکیں۔ یہ امیروں کی خالی جاگیرداری ہے کہ وہ جائیں؟

(شور)

مولانا محمد ادریس: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا محمد ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه خو دا، زمونږ په علاقه کښې پرون هم او څه اخباراتو نن لیکلی دی، مندنی او هریچند علاقه کښې خلق راوتے وو۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا ادریس صاحب! یوه مسئله لا نه ده حل شوے، چې د دې متعلق څه فیصله اوکړو، کو مه چې اوچته شوے ده ایوان کښې۔

مولانا محمد ادریس: دے کبنې خو د قرارداد خبره او شوه ۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، بیا به تاسو ته مطلب دا دے، جی۔

(قائد حزب اختلاف): یہاں پر سر، صوبائی حکومت کا بھی ایک محکمہ ہے جس کے، میرے خیال میں حقانی صاحب وزیر ہیں اور یہ ڈیپارٹمنٹ اس لئے ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ڈیل کرے Regarding مذہبی امور کے معاملات۔ اب ہمیں یہ چاہیئے، قرارداد، سو فیصد ہماری اپوزیشن اس کے ساتھ متفق ہے کیونکہ ہم بھی وہی چاہتے ہیں جو ہماری بہن اس طرف سے چاہتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بتایا جائے کہ جو مذہبی امور کی ہماری وزارت ہے، وہ کیا کر رہی ہے؟ Is the Minister for mazhabi our performing his duties? وہ اپنا کام کر رہے ہیں؟ وہ مطمئن کریں ایوان کو، کیونکہ ہر بات میں ہم ہی قرار دادیں لاتے ہیں، ہم لاتے رہیں گے، سو دفعہ لائیں گے ہم قرار داد کو۔ یہ جو ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کی بے پناہ عزت کرتے ہیں اور انہیں اس قابل سمجھا حکومت نے کہ انہیں قلمدان سونپا گیا ہے، تو یہ بھی ہمیں کوئی کارکردگی بتا کر دکھائیں۔

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی (وزیر برائے مذہبی امور): جناب سپیکر صاحب! حج جو ہے یہ خالص مرکزی سبجیکٹ ہے، فیڈرل سبجیکٹ ہے۔ تو اس سلسلے میں ہماری صوبائی حکومت کے پاس کیا اختیار ہے؟ جب ایک سبجیکٹ فیڈرل ہو، ہم تو وقتاً فوقتاً ان کے ساتھ رابطہ بھی کرتے ہیں، ان کو یہ نشاندہی بھی کرتے ہیں کہ فلاں فلاں چیز لوگوں کی استطاعت سے باہر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں حج کے سیزن میں ہم حاجیوں کے ساتھ اتنا Cooperation کرتے ہیں جو ہمارے فرائض میں بھی نہیں آتا لیکن ہم ان کے ساتھ حج اپریشن کے دوران یا حاجی کیمپ میں ہمارے صوبائی محکمے یہاں پر اتنے ۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں، انہیں پہلے بات کرنے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! نہیں، ہمارے لیڈر آف اپوزیشن نے یہ عرض کیا ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں، جب انہوں نے دس پرسنٹ Increase کیا ہے تو آیا منسٹر صاحب نے ان سے Contact کیا ہے ٹیلفون پر یا خط لکھا ہے یا ان سے احتجاج کیا ہے کہ نہیں؟ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ان کی وزارت نے کیا کیا ہے؟

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی رول نہیں ہے۔ یا تو مطلب ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ ایسا Decision لیتی ہے تو پھر Definitely Provinces کو وہ Confidence میں لیتی ہے اور اگر Provinces کو Confidence میں نہیں لیا تو پھر منسٹر صاحب کو وہاں پر احتجاج کرنا چاہیئے فیڈرل گورنمنٹ سے۔ وہاں پر ایک لیٹر لکھنا چاہیئے، سخت لیٹر لکھنا چاہیئے کہ بھئی، آپ نے کرایوں میں جو اضافہ کیا ہے، پریس کانفرنس کرنی چاہیئے تھی کہ یہ غلط ہے۔ ٹھیک ہے، اسمبلی میں تو ہم پیش کریں گے لیکن وہ بھی اپنا فرض ادا کریں، وہ بھی ادھر اٹھالیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر برائے مذہبی امور: جناب سپیکر! یہ تو کیبینٹ نے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے، ہمارے علم میں یہ بات آج آئی ہے۔ آج ہی ہم ان سے رابطہ کریں گے ان شاءاللہ۔ آج ہم ان کو لیٹر لکھ دیں گے اور ان کے ساتھ بات کریں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! یہ جو دس فیصد Increase آئی ہوئی ہے، تو ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی پریس کانفرنس کی ہے؟

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا څه طریقه ده چې تاسو، هغه له۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: هغوی خو خپله خبره ختمه کړه۔

جناب سپیکر: نه ئے ده ختمه کړې۔ جی۔

وزیر برائے مذہبی امور: میں آج ان کو، اپنے محکمے والوں کو میں ہدایت جاری کرونگا کہ ان کو لیٹر بھیج دیں اور جب یہ بات میرے علم میں آگئی تو میں نے اپنے ایڈمنسٹریٹر کے ساتھ بھی بات کی اور میں نے سیکرٹری

صاحب کو بھی، کیونکہ میں توآج اجلاس میں رہا۔ سیکرٹری صاحب کو بھی میں ہدایت جاری کرونگا،ان شاءاللہ وہ لیٹر بھیج دیں گے۔

جناب ظفراللہ خان مروت: جناب سپیکر صاحب، یہ لیٹر نہ بھیجیں بلکہ خود جائیں،اسلام آباد جاکر بیٹھیں اور اس وقت تک نہ آئیں جب تک یہ Decision نہ ہو۔

وزیر برائے مذہبی امور: جناب سپیکر صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ سیکرٹری صاحب کو میں نے تلاش کیا، مرکزی سیکرٹری کو۔ وہ ملک سے باہر ہیں،اس کے ساتھ بھی میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ ملک سے باہر ہے۔ہم ان کے ساتھ رابطہ کریں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! یو منٹ ما له را کړئ۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں،آپ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب نے جو کہا کہ میں اپنی کوشش کرونگا،آپ لوگ مجھے یہ بتائیں کہ اس قرارداد میں کیا قباحت ہے؟ اگر آپ منسٹر صاحب کی پشت کو مضبوط کریں اور جیسا کہ۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! مجھے اجازت ہے؟

جناب سپیکر: نہیں،دیکھیں۔جی۔

جناب بشیر احمد بلور: میں اس میں یہ عرض کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب آج ایک پریس کانفرنس کریں اور اس کے خلاف بات کریں،اس کی Support میں ہم کل قرارداد پاس کریں گے تو کچھ جواز بنتا ہے۔ ہم یہاں قرارداد پاس کر دیں اور یہ احتجاج نہ کریں (شور) یہ آج پریس کانفرنس کریں اور اس میں یہ ڈیمانڈ کریں کہ یہ غلط ہوا ہے تو ان شاءاللہ یہ اسمبلی،ان کی Support میں ہم قرارداد پاس کر دیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پریس کانفرنس سے یہ ایوان زیادہ وزن رکھتا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

(قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب!

محترمہ زبیدہ خاتون: سپیکر صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! ما تہ ہنکاری چې دوئ د کرایہ۔۔۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں سارے۔ اچھا یہ خاتون رول240 کے تحت رول124 کو Suspend کرنا چاہتی ہے اور قرارداد پیش کرنا چاہتی ہے۔ جو اس کے حق میں ہیں، Rules suspend کرنے کے وہ "ہاں" میں جواب دے دیں اور جو اس کی مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔ لہذا زبیدہ خاتون کو اجازت ہے کہ وہ اپنی قرارداد ایوان میں پیش کرے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تالیاں)

قرارداد

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر! یہ میری اور نرگس زین ایم پی اے صاحبہ دونوں کی جائنٹ قرارداد ہے کہ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حج اخراجات میں جو دس فیصد اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے، اس کو فوراً واپس لیا جائے تاکہ پاکستانی مسلمانوں کو حج کی سعادت حاصل کرنے میں مزید مشکل نہ ہو"۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، ہماری وہ Amendment، اس میں یہ پیش ہے کہ اس کو Twenty percent کم کیا جائے تاکہ غریب لوگ بھی جا سکے، اس پر متفق ہو جائیں ورنہ ہم تو کہیں گے کہ ہم نہیں مانتے۔ ہماری Amendment، اس میں Amendment کریں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، قرارداد جو Move ہوا ہے اور ہم نے رول Suspension میں اس کو Over all سپورٹ کیا ہے۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ صرف دس فیصد اضافہ واپس لینا نہیں، ہم چاہتے ہیں کہ حج کو اور مزید آسان بنانے کے لئے Fix کیا جائے۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ہم کہتے ہیں Twenty percent، Reduce کریں اور اس سے ہماری۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اور اگر Free ہے تو پھر Twenty percent، Reduction کریں۔

جناب سپیکر: اصل میں، اصل میں قرآن مجید میں یہ ہے "من استطاع الیہ سبیلًا" جو اس کی طاقت رکھتے ہیں، طاقت رکھتے ہیں۔ یہ اگر آپ فری کرلیں، یہ میرے، یہ علاقے کی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب بشیر حمد بلور: ہم Twenty percent کم کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن زیادہ سے زیادہ جو ہے، زیادہ سے زیادہ۔۔۔

جناب بشیر حمد بلور: یعنی ہمارا موقف ہے کہ کم از کم Twenty percent اس میں آپ لکھیں کہ Twenty percent کم ہو۔

مولانا امان اللہ حقانی (وزیر مذہبی امور): جناب سپیکر صاحب!

مولانا جہانگیر خان: جناب سپیکر صاحب!

محترمہ زبیدہ خاتون: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی (وزیر مذہبی امور): سپیکر صاحب، دوئ لہ سم صفا، سادہ الفاظو کښې وئیل پکار دی چې د دې قرارداد سپورټ اوکړی او کہ مخالفت اوکړی نو پہ ښکارہ د اووائی، داسې خبرې چې ورکښې راځی یا داسې نکتے چې هغه نور قرارداد کښې مشکلات پیدا کوی۔ سیدها، صفا ستھرا قرارداد دی نو د هغې سپورټ اوکړی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، زما گزارش دا دے چې پہ دې خبرې مونږ مه یروئ چې دا بہ مونږه اووایو نو دوئ بہ دا اوکړی۔

جناب شاہ زار خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ ہماری بہن کی طرف سے جو قرارداد آئی کہ دس فیصد کا جو اضافہ ہوا ہے، اس کو ختم کیا جائے۔ اس پر آپ نے رائے لی اور ایوان نے اپنی رائے دے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ابھی رائے لوں گا۔

وزیر خزانہ: اس Suspension کے لئے تھا،اب اگر یہ بیس فیصد چاہتے ہیں تو یہ بیس فیصد کے لئے علیٰحدہ قرارداد لے آئیں، ہم اس کو دیکھیں گے، Support کرنا چاہا تو Support کریں گے۔ تو مطلب ہے کہ یہ تو صرف سبوتاژ کرنی والی بات ہے کہ اس کو Sabotage کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر میری یہ Suggestion ہے کہ انہوں نے Ten percent کا جو اضافہ ہوا ہے، اس کو Withdraw کرنے کے لئے انہوں نے قرارداد پیش کی۔ ہم نے ایک Amendment دی، Verbal amendment ہے کہ بیس پرسنٹ کیا جائے۔ آپ ہمارا والا ڈالیں اس میں، اور Unanimous پاس کرالیں۔

وزیر خزانہ: سر! میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کو، یعنی بیس فیصد کی کو اس میں شامل نہ کیا جائے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ دس فیصد جو اضافہ ہوا ہے، اس کو ختم کیا جائے۔ بیس فیصد جن بھائیوں کی ذہن میں ہے کہ یہ بیس فیصد کم ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ حج پر جائیں، تو ایک علیٰحدہ قرارداد لے آئیں، ہم اس پر اپنی رائے دیں گے۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: یہ قرارداد With amendment-----

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکرصاحب! زمونږه د اسمبلئ روایت دے چې همیشه مونږه، اپوزیشن او ټریژیری متفقه قراردادونه پاس کوؤ جی مونږه د Amendment سره متفقه قراردادونه پاس کوؤ-----

(مداخلت)

جناب بشیر احمد بلور: داسې Precedent د دې شته، مونږه به کښېنو او خپلو کښې به Coordination اوکړو۔ دا امانت خان صاحب زما په هر یو قرارداد کښې ځان راځائے کوی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، حج خو یو فرض شے دے جی، د مزید څه حل جوړولو د پاره، د ټولو مسلمانانو په حق کښې دا خبره کوؤ۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر صاحب، زه د بشیر بلور صاحب په قرارداد کښې نه، دے زما په قرارداد کښې راځی، یوائې زه خو نه راځم۔

(قائد حزب اختلاف): سر یہ، میں نے کچھ گزارش، سر! یہ بات، We even need a floor,sir۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر ما ته لږ د وضاحت موقع راکړی۔ زه لږ وضاحت۔۔۔

جناب سپیکر: چې لیډر آف دی اپوزیشن خبره اوکړی نو بیا مطلب دا دے۔۔۔

(قائد حزب اختلاف): سر! امانت شاہ نے بھی یہ بات کی ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ نے ٹھیک اقدام نہیں کیا ہے کہ انہوں نے یہ بڑھایا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ حج کے لئے جتنے بھی، جن کی استطاعت اگر کم ہے تو وہ اپنی کم طاقت کے مطابق بھی جا سکیں۔ امانت شاہ صاحب کی میں نے بات سنی، شاید فیڈرل گورنمنٹ اسے زیادہ Consideration نہ دے، اگر وہ دینا چاہتی تو پہلے ہی وہ زیادہ نہ بڑھاتی۔ تو اس میں اگر ہم یہ ڈیمانڈ کریں گے کہ دس فیصد واپس کی جائے، یہ جو انہوں رکھا ہے اور دس فیصد یا پندرہ فیصد مزید رعایت دی جائے تو شاید دس فیصد کمی کو وہ واپس لیں گے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ یہ چونکہ نئی ایشو ہے، ابھی یہ بات آئی ہے، کل انہوں کیبینٹ میں یہ Decision کی ہے، یہ ایک Burning issue ہے۔ ہم چاہتے یہ ہیں کہ جو تکلیف آرہی ہے، یہ جو زیادتی آرہی ہے، اس کو ختم کیا جائے اس کو بند کریں۔ اب یہ مزید کمی کا یا مزید Relaxation کی بات ہے تو اس کے لئے علیحدہ اگر ایک قرارداد آجائے تو ہم بالکل یہاں اس کا ساتھ دینگے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، اس میں ایک بات ہے۔ هغه د پښتنو خبره چې مرګ له ئے نیسے نو په تبه باندې رضا شی۔ خو که دے دس پرسنټ، زه وایم چې شل کم کړه نو دے به ایله دس کموی____ زمونږ خو انکار نشته، مونږ خو چې دوئ وائی چې، مونږ خو دا وایو چې زیات خلق د لاړ شی چې۔۔۔۔۔

آواز: جناب سپیکر صاحب، مونږ به ئے پاس کړو۔

جناب سپیکر: جی،بشیر احمد بلور صاحب! چونکہ یہ، جس طرح شاہ راز خان نے کہا کہ یہ Burning issue ہے، میرے خیال میں اگر۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ آپ پاس کرلیں گے، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔Thank you very much۔ محترمہ رکن صوبائی اسمبلی چې په ایوان کښې کوم قرارداد پیش کړے دے ، د ایوان نه رائے اغستې شی چې دا قرارداد د پاس کړے شی۔ جو لوگ اس کے حق میں ہیں، وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔ جو اس کے مخالف ہیں، وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا محترم رکن زبیدہ خاتون نے ایوان میں جو قرارداد پیش کیا ہے وہ ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر! تمام ایوان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اجلاس کو کل صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 29 جون 2007 صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)